THE AL FAZL QADIAN

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

قُلْ اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ط وَاللّٰہُ وَاسِعٌ

دیں کی نصرت کیلئے اک آسماں پر شور ہے	عسیٰ اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا	اب گیا وقت خزاں آیا

دنیا میں ایک نبی آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دیگا۔ (الہام حضرت مسیح موعود)

الفضل

مضامین بنام ایڈیٹر کے

کاروباری امور متعلق خط وکتابت بنام مینیجر ہو۔

ایڈیٹر - غلام نبی ٭ اسسٹنٹ - مہر محمد خان

فہرست مضامین

نمبر ۷۷	مورخہ ۳ - اپریل سنہ ۱۹۲۲ء	یوم دو شنبہ	مطابق ۴ - شعبان سنہ ۱۳۴۰ھ	جلد ۹

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کو پیچش اور درد کمر کی شکایت ہے۔ اسوجہ سے حضور دو تین یوم مسجد میں تشریف نہ لاسکے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمادیں ٭

حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب گھر سے پشاور تشریف لیگئے ہیں ٭

مدرسہ احمدیہ اور ہائی سکول میں عنقریب جماعت بندی ہونیوالی ہے۔ جو احباب اپنے بچوں کو بھیجنا چاہیں۔ جلدی بھیجدیں۔ تاکہ شروع سے پڑھائی میں شامل ہوسکیں۔

مغربی افریقہ میں تبلیغ احمدیت

نفاق۔ کفر اور ایمان میں جنگ

سیرالیون میں مبلغ احمدیت

(نوشتہ مولوی عبدالرحیم صاحب نیر۔ ۳ر فروری سنہ ۱۹۲۲ء)

دوبارہ زندگی

احباب کرام! ان ممالک میں جہاں غریب نیر کو خدا کے دین کی اشاعت اور پیغام حق کے پہنچانے کی خدمت سپرد ہے۔ تبلیغ کا کام جان پر کھیلنا ہے اور ہر وقت فرشتہ موت سے فوری ملاقات ہوجانے کی توقع انگریز باوجود سخت احتیاط برتنے اور ہمیشہ کھلی ہوا میں رہنے اور ۱۲ ماہ کے بعد والیس انگلینڈ ۶ ماہ کیلئے چلے جانے کے اس آب ہوا کی بھینٹ ہوتے رہتے ہیں۔ ہندوستانی ہمیشہ بیمار رہتے ہیں۔ اور اب تک کا تجربہ یہ ہے کہ ہندوستانیوں کو یہ آب وہوا موافق نہیں۔

آپ لوگوں کو علم ہے کہ یہ عاجز گذشتہ مئی سنہ ۱۹۲۱ء میں سخت بیمار ہوگیا تھا۔ اور اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے پھر صحت بخشی تھی۔ اب پھر گولڈ کوسٹ کی پر مشقت اور پر تعب زندگی کے بعد نائیجیریا میں آتے ہی میں بیمار ہوگیا۔ اور بخار کا ایسا خطرناک حملہ ہوا۔ کہ جان کے لالے پڑ گئے۔ اور ڈاکٹر نے کہدیا کہ "VERY NEAR DEATH" - "موت کے بہت قریب" ہے۔ ایک وقت حالت ایسی خطرناک ہوگئی کہ بارہ گھنٹہ تک بے ہوش رہا شدت قے کے باعث کوئی دوا معدہ میں نہ ٹھہرتی تھی اس لئے ڈاکٹر نے پچکاری سے دوائی داخل کی اور اللہ تعالیٰ نے سید مسیح موعود کے دم پاک کے طفیل مجھکو دوبارہ زندگی عنایت کی۔ اور میں اب بالکل تندرست ہوں۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ٭

۲۷۵ برس میں غلبۂ اسلام

اس عاجز کو کشفی رنگ میں ایک عجیب نظارہ دکھایا گیا۔ اور وہ اس طرح ہے کہ بیداری و خواب کے بین بین حالت تھی کہ میں نے دو شخص کرسیوں پر بیٹھے دیکھے۔ انمیں یکایک تغیر شروع ہوا ایک کی شکل بدلکر ایک انگریز ڈیوک (نواب) کی سی ہوگئی اور دوسری طرف غور سے دیکھا۔ تو ایک انگریز خاتون بیٹھی تھی۔ مرد و عورت کی کرسیاں اب نزدیک آنی شروع ہوئیں۔ مرد میں مزید تغیر ہوا۔ اور اسکے سر پر ایک تاج اور جسم پر شاہانہ پوشاک نمودار ہوئی۔ اور وہ ایک عظیم الشان بادشاہ بن گیا۔ اس کے سامنے کرسی پر جو میں نے اب دیکھا تو ایک ملکہ تھی جس کے سر پر تاج اور تاج پر صلیب تھی۔ اسکی کرسی کی پشت اس سے فاصلہ پر ہوگئی۔ اور کرسی کا سامنے والا حصہ جھک گیا خود وہ بادشاہ کی طرف جھکی۔ اور یہانتک جھکی کہ اسکے گھٹنے شاہ کے گھٹنوں سے مل گئے۔ اور ایسا معلوم ہونے لگا کہ ان دونوں کی شادی ہونیوالی ہے۔ تب مجھے تفہیم ہوئی کہ بادشاہ اسلام اور ملکہ مسیحیت ہے۔ اور ان کی شادی سے مراد غلبہ اسلام ہے۔ پھر میں نے اسی حالت میں ملکہ کی کرسی کی پشت کو دیکھا۔ اور وہاں ۲۷۵ ایک ایسی شکل دیکھی اور میرے دل میں ڈالا گیا۔ کہ یہ غلبہ اسلام کی مدت ہے۔ اور پھر مجھے کہا گیا دو سال ۲۰۰ سال + ۵۰ سال میں ایسا ہوگا۔ اس کشف سے بیداری کے معاً بعد میرا خیال اس طرف ہوا کہ سال سے مراد صدی ہے اور اس طرح ۲۰۰ + ۵۰ + ۲۵ سال مراد ہیں۔ یعنی کل ۲۷۵ سال میں کیونکہ حضرت مسیح موعود نے ۳۰۰ برس کی مدت کا ذکر فرمایا ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

میری مشکلات

مشکلات جب آتی ہیں تو اکٹھی ہی آجاتی ہیں۔ اور اگر خدا کا فضل ساتھ نہ ہو تو انسان کا دامن صبر و شکیبائی چاک ہو جاتا ہے۔ اور وہ زمین کو باوجود فراخی اپنے پر تنگ دیکھتا ہے۔

عزیزان! ایک طرف بیمار ہوں کمزور ہوں۔ ڈاکٹر کا مشورہ ہے کہ بہت جلد انگلستان واپس چلا جاؤں۔ مگر دوسری طرف "نفاق و کفر" کا اتحادی لشکر ایمان کے مقابل پر صف آرا ہے (۱) مخالفین کے رسائل یہاں پہنچنے شروع ہوگئے ہیں۔ اور ایک دو پنجابی جو بدقسمتی سے یہاں موجود اور اپنی لامذہبی کیلئے مشہور ہیں۔ وہ ان کا ترجمہ کرکے ایسے لوگوں کو سناتے ہیں جنہیں مذہب سے تو تعلق نہیں۔ مگر وہ سینے پر ہاتھ رکھ کر "نماز پڑھنے والوں اور شراب ناچ و افسان کو سجدہ کرنے سے روکنے والوں (احمدیوں کی یہاں یہ شناخت ہے) سے عداوت ہے (۲) یہاں ملانوں کا ایک بڑا گروہ ہے۔ جن کا پیشہ یہ تھا کہ تعویذ۔ جادو کرکے لوگوں سے روپیہ لیں۔ اور زکوٰۃ خود وصول کرکے کھائیں۔ انجمن بنجانے اور باقاعدہ کام شروع ہو جانے سے ان کی آمد میں فرق آگیا۔ اور عورتیں اور نوجوان ان سے آزاد بلا خرچ قرآن پڑھنے لگ گئے۔ نہ سورہ "بقرہ" کے خاتمہ پر "بقر" کی قربانی ہے۔ نہ سورہ "تین" پر چنے اوبلے جاتے ہیں۔ اور نہ دوسری سورتوں کے ختم پر ان کے دستور کے مطابق اب بکرے و مرغوں کی نذر ہوتی ہے۔ اسلئے یہ لوگ مرض منافقت میں مبتلا ہو کر اندر ہی اندر مخلصین کے خلاف منصوبے کر رہے ہیں (۳) گولڈ کوسٹ میں مجھے غیر حاضر پاکر عیسائی مشنری احمدی گاؤں میں جانے اور اسلام کے خلاف وعظ کرنے لگے ہیں (۴) ہندوستان کی مالی مشکلات اور ان ممالک میں تجارت کی کساد بازاری۔ یہ سب بوجھ ایسا ہے کہ مجھے اس کے فضل کے سوا اور اس مجیب الدعوات ذات کے آستانہ پر سر نیاز رکھ کر دعا کرنے کے سوا اب کوئی اور علاج نہیں سوجھتا۔ آپ لوگ بھی دعا کریں میں اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ ان سب مشکلات پر غالب آؤنگا۔ اور کفر و نفاق کے مقابل ایمان کا مضبوط لشکر فتح نمایاں حاصل کریگا کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنی سنت کے خلاف ہرگز نہیں کریگا۔

گولڈ کوسٹ سے رپورٹ

سپرنٹنڈنٹ دارالتبلیغ لکھتے ہیں۔ کہ مدرسہ احمدیہ دس روز کیلئے بند کر دیا گیا ہے۔ مولوی محمد اسحٰق علاقہ گوموا میں تبلیغ کیلئے گئے ہیں موضع ابوہا سے رپورٹ آئی ہے کہ ویزلین مشن کے مسیحی پادری انہیں تنگ کرتے ہیں۔ ابورا اسکول کے متعلق ۱۰۰ پونڈ جمع کرنے کی تجویز وہاں کی جماعت کے زیر غور ہے۔

دوسرے خط۔ سویڈرو سے تار آیا ہے کہ مبلغ کو افتتاح مسجد کے لئے بھیجیں۔ چنانچہ مولوی محمد اسحٰق وہاں جارہے ہیں۔ ابورا میں چندہ جمع ہو رہا ہے۔ تمام کام حسب معمول چل رہا ہے۔

گولڈ کوسٹ مشن میرے لئے بہت فکر کا باعث ہے۔ اور میں باوجود مالی مشکلات ایک نئے مبلغ کا مطالبہ کر رہا ہوں۔ کیونکہ غیر تعلیم یافتہ نیم مہذب لوگوں پر مبلغ کی موجودگی کا جو اثر ہوتا ہے وہ تقاریر و تحریروں سے کہیں زیادہ ہے۔ اور گو وہاں کافی جماعت ہے۔ اور اس وقت تک اس نو آبادی میں تبلیغ پر ۲۴۳ پونڈ ۶ شلنگ ۳ پنس خرچ ہو چکے ہیں۔

فرنچ ڈہومی سے اطلاع

عزیز مولوی محمد اسمٰعیل شیٹ انچارج ڈہومی اطلاع دیتے ہیں۔ درس قرآن جاری ہے۔ ہفتہ وار تقریروں کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ ان لوگوں کو اوامر و نواہی اسلام سے آگاہ کرنا پہلا کام ہے۔ اور یہ میں خدا کے فضل سے کر رہا ہوں۔ نوجوانوں کی ایک جماعت جو فرانسیسی مدارس میں تعلیم پانے والے نوجوانوں پر مشتمل ہے۔ سلسلہ عالیہ پر ایمان لے آئی ہے۔ مگر بیعت کیلئے وہ سوچ رہے ہیں کہ آپ کو پورٹو نوو بلائیں۔ میں تبلیغ کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتا۔ میلاد نبوی پر میں یہاں کی دونو مساجد میں گیا۔ اور مناسب تقریر کی۔ اور سیدنا مسیح موعود کی بعثت سے لوگوں کو مطلع کیا۔

سیرالیون میں دارالتبلیغ

میں اللہ تعالےٰ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ ؎

غم مخور کہ ہم دریں تشویش ۔ خرمی وصل یار مے بینم

کا منظر مجھے اپنی حالت مشکلات میں نظر آرہا ہے۔ اور محض اللہ کی عنایت سے "فری ٹاؤن" صدر سیرالیون میں دارالتبلیغ کھولنے کا انتظام ہوگیا ہے۔ اور گذشتہ ڈاک کے جہاز آر۔ ایم۔ ایس۔ ایکابو سے مبلغ سیرالیون مولوی الحاج ای۔ ایس۔ اگیباجی و مسز اگیباجی رونق افروز ہوگئے۔ اور [illegible] تبلیغ کے کام کو مقدم رکھنے کی بیعت کی۔ مولوی صاحب موصوف نے کمال فیاضی سے اپنے مکانات میں سے ایک مکان ضروریات دارالتبلیغ کے لئے بلا کرایہ دیدیا ہے۔ [illegible] میں وہ "دارالکتب" و جلسہ ہائے تبلیغ کرینگے۔ الحمدللہ۔

لیگوس میں کام

میں نے گو کھلی ہوا کے لیکچر شروع نہیں کئے۔ مگر Ahmadia Hall احمدیہ ہال میں ہر اتوار کو تقریر کرتا ہوں۔ اور نشانات مسیح موعود کا سلسلہ شروع کیا ہے۔ کیونکہ یہ ضروری ہے (۲) Missionary Training Class جماعت تعلیم مبلغین کا افتتاح کر دیا ہے (۳) مستورات کا درس بھی شروع کر دیا ہے۔

علاوہ ازیں روزانہ احمدیہ ہال میں سات بجے شام سے ۸ بجے تک یوروبا میں درس قرآن ہوتا ہے۔ اور شہر کے دوسرے حصوں میں مقامی احمدی اپنے اپنے حلقہ میں قرآن کریم پڑھاتے ہیں۔ "احمدیہ اسکول لیگوس" انشاء اللہ یکم اپریل سے جاری ہوگا۔ ۵۰ پونڈ کا سامان ضروری خریدا جا چکا ہے۔ انجمن غور کر رہی ہے کہ مدرسہ کی مستقل عمارت بنائی جائے۔ اور اس غرض کیلئے ایک قطعہ زمین ۵۰۰ پونڈ پر خریدنے کی تجویز ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل

قادیان دارالامان - ۳- اپریل سنہ۱۹۲۲ء

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی طرف سے

غیر احمدی علماء کو دعوت

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے غیر احمدی علماء کو تحقیق حق کے لئے جو چار دعوتیں دیں۔ انہیں سے پہلی دعوت گذشتہ پرچہ میں شایع ہو چکی ہے۔ اب ذیل میں دعوت نمبر ۲ و ۳ و ۴ درج کی جاتی ہے ناظرین کرام ان کو پڑھ کر اندازہ لگائیں۔ کہ کس طریق سے غیر احمدی مولویوں کو تبادلہ خیالات اور فیصلہ حق و باطل کے لئے مدعو کیا گیا۔ مگر انھوں نے اس کو بالکل قبول نہ کیا۔ اگر ان کے پاس صحیح اپنے عقائد کے سچے ہونے کے دلائل ہوتے۔ تو وہ تبادلہ خیالات کے اس زرین موقع کو ہاتھ سے جانے دیتے۔ اور اگر ان کو اپنے عقائد کے درست ہونے کا یقین ہوتا۔ اور اپنے آپ کو حق پر سمجھتے تو مباہلہ سے جان بچانے کی ہرگز کوشش نہ کرتے۔ بلکہ اسلام نے فیصلہ کا یہ جو آخری طریق مقرر کیا ہے۔ اس پر ضرور عمل کرتے۔ لیکن انھوں نے اس سے بھی پہلو تہی کی۔

ان امور سے صاف ظاہر ہے کہ ان لوگوں کا قادیان میں جلسہ کرنے کا مقصد محض فتنہ و فساد اور ہماری دل آزاری ہوتا ہے نہ کہ تحقیق حق۔ خدا تعالیٰ ان کو سمجھ دے۔

(ایڈیٹر)

دعوت العلماء

(نمبر ۲)

میں نے سُنا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اپنی تقریر میں میرے اشتہار کے جواب میں بیان کیا ہے کہ وہ مباحثہ کے لئے بھی تیار ہیں۔ بشرطیکہ ہم اس کے متعلق اجازت دے لیں۔ اور اسی طرح یہ کہ مباہلہ کے لئے مولوی میر محمد صاحب بھامبڑی والے تیار ہیں۔ اس کے جواب میں میں علماء و دیگر احباب کی اطلاع کے لئے شایع کرتا ہوں۔ کہ ہم سچی خواہش رکھتے ہیں کہ جو لوگ دور دور سے حق معلوم کرنے کے لئے آئے ہیں۔ وہ محروم نہ چلے جائیں۔ تقوی اور دیانت کو مدنظر رکھتے ہوئے اور قسم کھا کر کہ ہم راستی کو مدنظر رکھتے ہوئے گفتگو کرینگے۔ فریقین اپنے اپنے دلائل لوگوں کے سامنے پیش کر دیں۔ تاکہ لوگ فیصلہ کر سکیں۔ اور اس کا ہم انتظام کر دینگے۔ باقی رہا یہ کہ منصف ہو۔ سو اس کا جواب دینے سے پہلے میں پوچھتا ہوں۔ کہ کیا مولوی ثناء اللہ اسلام کی صداقت پر آریوں سے بحث اس شرط پر کرنے کے لئے تیار ہیں۔ کہ اگر منصف ان کے خلاف فیصلہ کرے۔ تو وہ اسلام کو چھوڑ دینگے۔ اور اس کے بعد کبھی مسلمان آریوں سے بحث نہیں کرینگے۔ اس کے بعد میں ان کو اس امر کا جواب دوں گا۔

نمبر امر دوم کے متعلق میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ مباہلہ کے لئے میں نے علماء کو بحیثیت مجموعی مخاطب کیا ہے ورنہ مولوی امیر محمد کی حیثیت کے آدمی تو اپنی عزت و شہرت کے لئے اس قسم کے مواقع کی تلاش میں رہتے ہیں۔ میرے مخاطب تو مولوی ثناء اللہ صاحب اور علماء دیوبند اور دیگر تمام علماء جو اس موقع پر آئے ہوئے ہیں بحیثیت مجموعی ہیں۔ اگر مولوی امیر محمد بھی ان لوگوں کے نزدیک اس جماعت میں شامل ہونے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ تو وہ ان کو اپنے ساتھ شامل کر سکتے ہیں مجھے اس میں کوئی عذر نہیں۔ لیکن یہ ضروری ہے۔ کہ ایک جماعت علماء کی مباہلہ کے لئے تیار ہو۔ مگر چونکہ میں چاہتا ہوں کہ کسی طرح ان لوگوں کو اصل حقیقت معلوم ہو جائے۔ جو سچائی کے پیاسے ہیں۔ میں مولوی صاحب کے کہنے کے مطابق مولوی امیر محمد صاحب کو قائم مقام علماء کا تسلیم کرنے کے لئے تیار ہوں۔ بشرطیکہ مولوی ثناء اللہ صاحب و علماء آمدہ از دیوبند و دیگر امصار یہ تحریر لکھ دیں کہ:

"مولوی امیر محمد صاحب ہم سب کی طرف سے قائم مقام ہیں۔ اور ان کا مباہلہ کرنا ہمارا ہی مباہلہ کرنا ہوگا۔ اگر ان پر مباہلہ کے بعد خدا تعالیٰ کا کوئی عذاب نازل ہو تو ہم سب لوگ اپنے عقائد سے توبہ کرینگے۔ اور تمام ان لوگوں کو جو ہم سے تعلق رکھتے ہیں۔ چاہیئے کہ اس صورت میں وہ بھی توبہ کریں۔ اور اگر باوجود اثر مباہلہ کے ظاہر ہو جانے کے ہم حق قبول نہ کریں۔ تو اللہ تعالیٰ کا غضب ہم پر اور ہماری اولاد و علماء پر نازل ہو۔ اور وہ ہمیں دنیا کے لئے عبرت کا ایسا نمونہ بنائے۔ کہ جس سے آیندہ لوگوں کو اس قسم کی کارروائی کرنے کی جرأت نہ ہو"

اسی قسم کی تحریر ہم بھی دینے کے لئے تیار ہیں۔

خاکسار

میرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح ثانی) ۲۶ ۳/۲۲

دعوت العلماء

(نمبر ۳)

مجھے معلوم ہوا ہے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے میرے اشتہار دعوت العلماء نمبر ۲ کے متعلق جلسہ میں یہ بیان کیا ہے کہ مولوی میر محمد صاحب بھامبڑی والے کے ساتھ کچھ اور آدمی بھی تیار ہیں۔ جن کی تعداد بقول ان کے بائیس تک ہوتی ہے۔ یہ آدمی کس حیثیت کے ہیں۔ یہ تو ان کا نام اور مقام چھپنے پر معلوم ہو جائیگا۔ فی الحال ہم اتنا کہہ سکتے ہیں۔ کہ جو اصل علماء ہمارے مخاطب تھے۔ وہ ابھی تک مقابل پر نہیں آئے۔ بلکہ خاموش ہیں۔

مولوی میر محمد صاحب کے ساتھ اور آدمی ملانے کی کیا ضرورت تھی۔ جیسا کہ میں پہلے شایع کر چکا ہوں۔ میں تو انہی کے ساتھ مباہلہ کرنے کے لئے تیار ہوں۔ بشرطیکہ مولوی ثناء اللہ صاحب اور دیگر علماء جو اس جلسہ پر آئے ہیں انہیں اپنا قائم مقام مقرر کر دیں۔ اور وہ تحریر لکھ دیں۔ جو میں دعوت العلماء نمبر ۲ میں لکھ چکا ہوں۔

میں نے یہ بھی سُنا ہے۔ کہ مولوی مرتضیٰ حسن صاحب دربھنگوی نے مباہلہ کے متعلق یہ بھی بیان کیا ہے۔ کہ جب بات بالکل ظاہر ہے۔ تو اس کے لئے مباہلہ کی کیا ضرورت ہے

ایسی کھلی بات پر مباہلہ کرنا فضول ہے۔ مجھے افسوس ہے کہ مولوی صاحبان جب بات کرتے ہیں۔ قرآن کریم کے خلاف ہی کرتے ہیں۔ گویا انہوں نے یک ہی فیصلہ کر لیا ہے کہ جو بات کرو۔ ٹیڑھی ہی کرو۔ مولوی صاحب کو یاد رکھنا چاہیئے کہ قرآن کریم میں مباہلہ کا جس جگہ ذکر ہے۔ اس سے بھی معلوم ہوتا ہے۔ اور صحیح احادیث میں اس کی تفصیل بھی اسی طرح آئی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو عیسائیوں سے حضرت مسیح ؑ کی خدائی پر مباہلہ کرنے کا حکم ہوا تھا۔ مولوی صاحب ذرا بتائیں تو سہی۔ کہ کیا مسیح کی خدائی ان کے نزدیک ایک مخفی اور نہایت باریک مسئلہ ہے۔ اور اس کے مقابلہ میں حضرت مرزا صاحب ؑ کا دعوےٰ کھلا کھلا باطل ہے۔ کیا ان کے نزدیک مرزا صاحب ؑ کا جھوٹا ہونا تو اسی طرح ثابت ہے۔ جس طرح سورج چڑھا ہوا ہو اس لئے اس کے لئے مباہلہ کی ضرورت نہیں۔ لیکن حضرت مسیح کے آدمی ہونے کا مسئلہ ذرہ مشکل ہے۔ اور اس کے حل کرنے میں بڑی دقتیں ہیں۔ جس لیئے مباہلہ کی ضرورت ہے کیوں مولوی صاحب! کہیں آپ دل میں حضرت مسیح کی خدائی ہی کے تو قائل نہیں ؞

علاوہ ازیں مولوی صاحب کو یہ بھی یاد ہے۔ کہ وہ تو مباہلہ کی ضرورت یہ بتاتے ہیں۔ کہ کوئی بات بڑی پیچیدہ ہو۔ اور اس کا جھوٹا یا سچا ہونا مشکل سے ثابت ہو سکتا ہو۔ لیکن قرآن کریم مباہلہ کی یہ ضرورت بتاتا ہے کہ باوجود حق کھل جانے کے لوگ انکار کریں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرماتا ہے کہ مباہلہ اس سے کر جو حاجک من بعد ما جاءک من العلم باوجود خدا تعالےٰ کی طرف سے شک کے دور کر دیئے جانے کے اور تیرے پاس علم آجانے کے تجھ سے جھگڑے۔ اس آیت کے ہوتے ہوئے مولوی صاحب کا یہ کہنا کہ مباہلہ کی ضرورت نہیں۔ کیونکہ حق بالکل کھلا ہے۔ بتاتا ہے کہ یا تو انھوں نے قرآن کریم کبھی کھولکر نہیں دیکھا۔ یا یہ کہ اس پر انہیں ایمان نہیں۔ یا پھر یہ کہ ان کا دل جانتا ہے کہ حضرت مرزا صاحب کی صداقت پر میں نے مباہلہ کیا تو میری خیر نہیں۔ اس لئے اس تلخ پیالہ کو ٹالنے کے لئے الغریق یتشبث بالحشیش پر عمل کر رہے ہیں اور گھبراہٹ میں یہ خیال نہیں رہتا۔ کہ میں قرآن کریم کے کھلے کھلے الفاظ اور احادیث رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور تاریخی شہادت کے خلاف کر رہا ہوں اور میرے نزدیک یہی آخری سبب اصلی معلوم ہوتا ہے ؞

چونکہ کسی آدمی کو موت کے منہ میں دھکیلنا آسان کام نہیں ہے۔ اور مولوی صاحبان مباہلہ میں اپنے دلوں پر نظر ڈالتے ہوئے اپنی ہلاکت دیکھتے ہیں اور دوسرے لوگوں کو ہی قربانی کے بکروں کے طور پر پیش کرنا چاہتے ہیں۔ جیسا کہ وہ ہر خطرہ کے موقعہ پر پیش کیا کرتے ہیں۔ اور انہی گذشتہ سالوں میں بہت سی ایسی مثالیں ملتی ہیں۔ اسلئے میں اس امر پر بھی ان کو مجبور نہیں کرتا۔ اور نہ کر سکتا ہوں کہ وہ خود مباہلہ کریں یا کسی کو اپنا قائم مقام بنا کر کھڑا کر دیں۔ اور یہی تسلیم کر لیتا ہوں کہ وہ آدمی مباہلہ کر لیں۔ جنھوں نے اپنے آپ کو پیش کیا ہے۔ لیکن اس صورت میں میری بجائے ہماری جماعت کے چند آدمی مباہلہ کرینگے۔

چنانچہ اعلان کرنے پر سو سے زیادہ آدمی اس غرض کے لئے اپنا نام لکھوا چکا ہے۔ مگر چونکہ کئی غیر احمدی صاحبان جنھوں نے مباہلہ کے لئے اپنا نام لکھوا دیا ہے۔ مباہلہ کی حقیقت سے بھی واقف نہیں۔ اور نہ ان کو مسائل کی پوری طرح واقفیت ہے۔ اسلئے ضروری ہے۔ کہ مباہلہ سے پہلے ایک آدمی احمدی مباہلین میں سے اور ایک غیر احمدی مباہلین میں سے دو دو گھنٹے اپنے دعوے، اور دلائل اور مباہلہ کی اہمیت پر مضمون بیان کرے۔ تاکہ جو شخص مباہلہ کرنے والے ہیں۔ وہ خوب سمجھ کر مباہلہ کریں۔ مولوی صاحبان کی طرف سے غیر احمدی مباہلہ کرنے والوں کے نام معلوم ہونے پر میں ان کو احمدی مباہلہ کرنے والوں کی اسی قدر تعداد کے یا اس سے زیادہ کے نام بھجوا دوں گا۔ امید ہے کہ مولوی صاحب اب اس کام کو ختم کر کے ہی یہاں سے روانہ ہونگے ؞

دوسرا امر میرے اشتہار میں باہمی تبادلہ خیالات کے متعلق تھا۔ میں نے سنا ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب اس کے لئے منصف چاہتے ہیں۔ اور یہ بھی کہا ہے کہ کوئی رقم مقرر کر دی جائے۔ جو منصفوں کے فیصلے کے بعد وہ فریق جو مغلوب قرار دیا جائے۔ کسی فنڈ میں جمع کرا دے دوسرا طریق یہ بتایا ہے۔ کہ بجائے کوئی رقم مقرر کرنے کے فریقین یہ اقرار کریں۔ کہ مغلوب فریق دوسرے فریق سے کبھی مباحثہ نہیں کریگا ؞

ہم رقم مقرر کرنے کے لئے بھی تیار ہیں۔ تین منصف مقرر کئے جائیں۔ ایک متراضی فریقین اور ایک ایک فریقین کی طرف سے۔ اور تینوں اکٹھا فیصلہ حلفیہ لکھیں۔ اگر اختلاف ہو۔ تو کثرت رائے کا فیصلہ ہو ؞

منصفوں کے فیصلے کا اثر رقم کے متعلق ہو گا جیسا کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کی اس تجویز سے پایا جاتا ہے ؞

دوسری صورت بھی ہمیں منظور ہے۔ لیکن چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب اور وہ مولوی صاحبان جو اسوقت قادیان میں موجود ہیں۔ ساری دنیا بلکہ ہندوستان کے بھی قائم مقام نہیں ہو سکتے۔ اسلئے یہ شرط ہو گی۔ کہ جس فریق کے خلاف منصف فیصلہ دیں۔ اس کا وہ مباحث دوسرے فریق والوں سے کبھی مباحثہ نہیں کریگا۔ ان دونوں صورتوں سے جو صورت بھی آپ کو منظور ہو۔ اس کا آپ اعلان کر دیں۔ اور یہ بھی بتا دیں۔ کہ آپ لوگوں کی طرف سے کون مباحث ہو گا؟ جس کے بعد میں بھی اعلان کر دوں گا۔ کہ فلاں احمدی مولوی صاحب اس سے بحث کرینگے ؞

بالآخر ایک دفعہ میں پھر ان مولوی صاحبان کو جو جلسہ پر آئے ہیں۔ حق کی طرف دعوت دیتا ہوں۔ اور امید کرتا ہوں کہ وہ اپنی کسی نفسانی خواہش کے ماتحت اس معاملہ کو غلط کرنے کی کوشش نہیں کرینگے۔ بلکہ اسے ایک اہم اور دینی معاملہ سمجھ کر اللہ تعالےٰ کی خشیت اور تقویٰ سے کام لیکر اخلاص اور حق پسندی کے ساتھ سلجھانے کی کوشش کرینگے ؞

خاکسار

میرزا محمود احمد (خلیفۃ المسیح ثانی) ۲۶ ؍ ۳ ؍ ۲۲

دعوت العلماء

(نمبر ۴)

میں نے سنا ہے۔ کہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے میرے

حضرت یونس علیہ السلام اور مسٹر گاندھی

مسٹر گاندھی سے اپنا اخلاص اور جوشِ عقیدت ظاہر کرنے کیلئے مسلمانوں نے انہیں کیا کیا نہیں بنایا - بالقوہ نبی ان کو کہا گیا - مہدی ان کو قرار دیا گیا - راہ نما اور ہادی ان کو سمجھا گیا - اسلام سے برتر ان کے مذہبی عقائد کو بتایا گیا - اگرچہ مسلمانوں کی یہ حرکات بھی بہت ہی قابلِ افسوس تھیں - لیکن ان کے متعلق کہا جاتا تھا کہ یہ انگریزی خوانوں اور شریعت سے پوری واقفیت نہ رکھنے والوں کی حرکات ہیں - مگر اب ایک ایسے شخص نے جو بہت بڑا عالم بنتا اور اہلحدیثوں کا "سردار" کہلاتا ہے - مسٹر گاندھی کو ایسی پوزیشن دی ہے - جس پر مسلمان کہلانے والوں کو ٹھنڈے دل سے غور کر کے بتانا چاہئے - کہ کیا ان کی غیرت اسے برداشت کرنے کیلئے تیار ہے -

مولوی ثناء اللہ کے اخبار اہلحدیث ۱۰ مارچ میں مسٹر گاندھی کی گرفتاری کی خبر درج کرتے ہوئے اس کا عنوان یہ رکھا گیا ہے - کہ

"[illegible]"

گویا مسٹر گاندھی کو حضرت یونس علیہ السلام سے - جو خدا تعالیٰ کے ایک برگزیدہ انسان اور نبی تھے - قرار دیا گیا [illegible] ہے - کیا حضرت یونسؑ نے مچھلی کے پیٹ میں جانے اور مسٹر گاندھی کے گرفتار ہونے میں کوئی مشابہت ہے - کیا [illegible] یونسؑ کے اعمال سے مسٹر گاندھی کے افعال کوئی مناسبت رکھتے ہیں - کیا حضرت یونسؑ کے تقویٰ و طہارت کا کوئی شائبہ بھی مسٹر گاندھی میں پایا جاتا ہے - کیا حضرت یونسؑ کو خدا تعالیٰ کے حضور جو درجہ اور مرتبہ حاصل ہے - وہی مسٹر گاندھی کو حاصل ہے - اگر نہیں اور قطعاً نہیں - اور کسی رنگ میں بھی مسٹر گاندھی کو حضرت یونسؑ سے کوئی مشابہت نہیں - تو ان کے گرفتار ہونے پر ان کو یونسؑ قرار دینا حد درجہ کی بے ہودگی نہیں - اور حضرت یونسؑ کی ہتک کرنا نہیں - تو اور کیا ہے -

بات اصل میں یہ ہے کہ مولوی ثناء اللہ اور ان کے ہم خیالوں کے دل میں "نبوت" کی کوئی قدر اور وقعت ہی نہیں - اور کوئی نبی ان کی نگاہ میں قابلِ عزت نہیں - ورنہ کیوں وہ ایک مشرک اور مخالفِ اسلام کو نہ صرف ایک نبی کے مشابہ قرار دیتے - بلکہ ایک نبی کا نام اسے دے دیتے - اگر مسٹر گاندھی کو وہ قابلِ عزت سمجھتے ہیں - تو اور بیسیوں الفاظ ان کے متعلق استعمال کر سکتے ہیں - اور کئی طریق سے اپنے اخلاص کا اظہار کر سکتے ہیں - لیکن یہ تو ہرگز مناسب نہیں کہ نبیوں سے مشابہت دینا اور ان کا ہم نام بنانا شروع کر دیں -

اگر مسلمان نبوت کی حقیقت کو سمجھتے - اور نبی کے رتبہ اور قدر کو جانتے - تو آج یہ حالت نہ ہوتی - کہ ان کے لیڈر علماء اور سردار ایسی لغو حرکات کے مرتکب ہوتے - لیکن چونکہ کوئی نبی ان کی نظر میں کچھ وقعت نہیں رکھتا - اس لئے جہاں یہ لوگ مخالفِ اسلام کو بھی نبی بنانے اور نبی کا نام دینے سے نہیں شرماتے - وہاں خدا تعالیٰ کے سچے نبی حضرت مرزا صاحب کو بھی قبول کرنے کی ضرورت نہیں سمجھتے -

---

مالابار کے ہندو اور موپلے

جیل میں جاتے جاتے مسٹر گاندھی نے مالابار کے ہندو مسلمانوں کو مخاطب کر کے جو اپیل شائع کرایا اسمیں انھیں یہ تلقین کی ہے کہ :-

"تمام معاملہ کے حل کے طور پر ایک بات کہہ دینی چاہتا ہوں کہ ہندو اپنا بزدل پن چھوڑ دیں اور موپلے اپنا ظالم پن ترک کر دیں"

بیچارے موپلوں کے فرضی مظالم اور زبردستیوں کے فسانے ہندو اصحاب نے جس انتظام اور کوشش سے سارے ملک میں پھیلائے اور جس قدر انہیں رنگ آمیزیاں کیں - وہ بعض غیر متعصب اور اصل حالات سے واقفیت حاصل کرنیوالے ہندو اصحاب کی تردید کے باوجود ایسی موثر ثابت ہوئی ہیں کہ مسٹر گاندھی کو بھی نہ صرف مالابار کے ہندوؤں کو بزدلی ترک کرنے کی تلقین کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی - بلکہ موپلوں کو ظالم قرار دینے کی حاجت پڑی - کیا اس کا یہ مطلب تو نہیں - کہ مالابار کے ہندوؤں کو اس امر کی تحریک کی گئی ہے - کہ وہ خوب اچھی طرح تیاری کر کے ان مظالم کی ٹٹی کی آڑ میں جو موپلوں کے خلاف بیان کئے جاتے ہیں - ان کا شکار کھیلیں - یہ بات جہاں مسلمانوں کے لئے نہایت دہشت انگیز ہے - وہاں ایک ایسے لیڈر کے چہرہ سے نقاب کشائی کرنیوالی ہے - جو ہندو مسلمانوں کو ایک آنکھ سے دیکھنے کا مدعی ہے -

---

اخبار نویسانہ دیانتداری

اخبار وکیل امرتسر نے قلت تدبر یا کم فہمی کی وجہ سے ہمارے ایڈریس پر نکتہ چینی کرتے ہوئے آج سے ۱۹ سو سال قبل مبعوث ہونیوالے نبی سے مراد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے لئے تھے - اور اس کو ہماری طرف منسوب کر کے بہت کچھ لکھا تھا - یہ ایسی کھلی اور واضح غلطی تھی کہ جس سے "وکیل" کو خود بخود آگاہ ہو کر اس کی اصلاح کر لینی چاہیئے تھی - لیکن تعجب ہے کہ "وکیل" نے نہ صرف یہ نہیں کیا - بلکہ ہماری طرف سے خوب کھولکر اس غلطی کو جتا دینے کے باوجود بھی اسوقت تک "وکیل" نے اس کی اصلاح نہیں کی - اور نہ اس نکتہ چینی کو واپس لیا ہے - جس کی بنا اس غلطی پر رکھی تھی - یہ امر ایک ایسے ایڈیٹر کے لئے جو با اصول اخبار نویسی کا بڑا دعویدار ہو - نہایت ہی قابلِ افسوس ہے کیا معاصر وکیل اس طرف توجہ کریگا - اور اپنی غلط نویسی کی اصلاح کر کے ناظرین وکیل کو غلط فہمی سے بچائیگا ؛

ایک دشمن حق کی عبرتناک موت

مولوی عبدالحی فتحگڑہی نے ایک کتاب تذکرۃ العباد نام کا لمبا چوڑا اشتہار روزانہ وکیل میں دیا - اس کتاب میں طاعون کے عذاب الہیٰ ہونے کی تردید ہے - اور سارا زور اسی پر لگایا ہے - کہ یہ طاعون حضرت مرزا صاحب کی صداقت کا نشان نہیں ہو سکتا - خدا تعالیٰ نے اس کتاب کے لکھنے اور شائع کرنے کے بعد ایک سال کے اندر اندر اس کو پکڑا - اور آج ہم سنتے ہیں کہ وہ مر گیا - اور خبر پہنچی ہے - کہ طاعون سے ہی مرا - مولوی موصوف کے ماننے والوں کے لئے اس میں ایک نشان ہے - اگر وہ اسپر غور کریں - اور اس سے نصیحت کریں ؛

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ۔ نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

علماء غیر احمدیان کا اللہ اور رسول صلعم اور اس کے خلفاء پر حملہ

سچ فرمایا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے۔ کہ آخری زمانہ میں مسلمان کہلانے والے لوگوں کی ایک جماعت اسی رنگ کو اختیار کرلے گی جو بنی اسرائیل نے کیا تھا۔ اور بالکل اُن کے قدم بقدم چلنے لگے گی۔ بنی اسرائیل کے لوگوں کا یہ قاعدہ تھا۔ کہ وہ خدا اور اُس کے رسولوں اور اُن کے خلفاء پر اعتراض کیا کرتے تھے۔ چنانچہ اب بھی ہم دیکھتے ہیں۔ کہ مسلمان کہلانے والے اور نبیوں کا وارث اپنے آپ کو قرار دینے والے اپنے مدعا کو پورا کرنے کے لئے خدا اور اُسکے رسولوں اور اُن کے خلفاء پر حملہ کرنے سے بھی باز نہیں رہتے۔

ابھی کل ہی کی بات ہے۔ کہ جلسہ غیر احمدیان کے موقع پر بعض تقریریں جو احمدی جماعت کے خلاف کی گئی ہیں۔ اُن میں بعض غیر احمدی علماء نے حضرت مرزا صاحب کی مخالفت میں ایسی باتیں بیان کی ہیں جن کو اگر صحیح تسلیم کر لیا جائے۔ تو صرف حضرت مرزا صاحب پر ہی اعتراض نہیں آتا بلکہ اللہ اور اُسکے رسول اور اُن کے خلفاء پر بھی اعتراض وارد ہوتا ہے۔ جن میں سے بعض کو ہم ذیل میں بیان کرتے ہیں۔

۱۔ ایک صاحب نے اپنی تقریر کے دوران میں بیان کیا ہے کہ مرزا صاحب کبھی کچھ بیان کر دیتے ہیں اور کبھی کچھ۔ کبھی اُنہوں نے لکھا ہے کہ مسیحؑ کی قبر گلیل میں تھی۔ کبھی لکھا ہے بیت المقدس میں۔ اور کبھی سری نگر میں۔ یہ معترض صاحب معلوم ہوتا ہے کہ اختلاف کے معنے بھی نہیں سمجھتے۔ اور نہ انہوں نے کبھی حدیث کا مطالعہ کیا ہے۔ ورنہ کبھی اس قسم کی بات نہ کرتے۔ اختلاف تو اپنی دیکھی ہوئی بات میں ہو سکتا ہے۔ یا ایک ہی وقت میں دو متضاد عقیدہ بیان کرنے میں نہ کہ تاریخی امور میں۔ اگر تاریخی باتوں کی مختلف روایتوں کا بیان کر دینا اختلاف ہے۔ تو پھر بتاؤ کس کتاب کا یا کس مصنف کا اعتبار رہ جائے گا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے لکھا ہے۔ کہ انجیل کے بعض حوالوں سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت مسیحؑ شہر گلیل میں فوت ہوئے۔ دوسری جگہ آپ نے ایک عرب کا خط نقل کیا ہے کہ وہ لکھتا ہے کہ حضرت مسیحؑ کی قبر بیت المقدس میں ہے۔ اور تیسری جگہ لکھا ہے کہ حضرت مسیحؑ کی قبر تحقیق سے ثابت ہوتا ہے کہ سری نگر میں ہے۔ اس میں کون سا اختلاف ہے۔ یہ اختلاف تو بخاری مسلم اور دیگر تمام حدیث کی کتابوں میں موجود ہے۔ بخاری میں باب حج میں ابن عمر کی روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم بیت اللہ میں داخل ہوئے۔ اور اس میں آپ نے نماز پڑھی۔ اور عبداللہ بن ابی اوفیٰ سے روایت ہے کہ آپ بیت اللہ میں داخل ہی نہیں ہوئے۔ مولوی صاحب بتائیں کہ کیا وہ امام بخاری کی نسبت بھی دروغ گو را حافظہ نباشد کہیں گے۔ اگر وہ اس امر کے لئے تیار ہوں تو کم سے کم سو اختلاف ہم بخاری میں اس قسم کا دکھا سکتے ہیں۔ اور تفسیروں میں تو اختلافی روایتوں کا کچھ ٹھکانا ہی نہیں۔ اگر ان کا نام جھوٹ رکھا گیا تو پھر مولوی صاحبان تسلی رکھیں کہ اہل حدیث کے تمام عقائد کی بنا جھوٹ پر ہی جا پڑے گی۔ جناب مولوی صاحب کے تقویٰ کا یہ حال ہے کہ انہوں نے اختلاف تو بیان کر دیا۔ لیکن یہ نہ بتایا۔ کہ خود مرزا صاحب نے اس اختلاف کے متعلق لکھا ہے کہ ہم نے کسی کتاب میں لکھا ہے کہ مسیحؑ کی قبر شام میں ہے لیکن صحیح تحقیق سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی قبر سری نگر میں ہے۔ پس جب خود آپ لکھتے ہیں کہ پہلے بیانات جو ہم نے لکھے تھے وہ تحقیق سے صحیح ثابت نہیں ہوتے تو پھر اختلاف اور جھوٹ کیسا ہوا؟

دوسری مثال انہی مولوی صاحب نے یہ دی ہے کہ حضرت مسیحؑ کی عمر کے متعلق حضرت مسیح موعودؑ نے مختلف باتیں لکھی ہیں۔ کبھی لکھا ہے ۸۳ سال عمر تھی۔ کبھی ۱۲۰۔ کبھی ۱۲۵ کبھی ۱۵۷ لکھی ہے۔ مگر مولوی صاحب نے اس بیان میں سخت فریب ہی سے کام لیا ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے یہ کہیں نہیں لکھا کہ حضرت عیسےٰؑ کی عمر ۸۳ سال تھی بلکہ یہ لکھا ہے کہ ایک خط پطرس کا یورپ میں ملا ہے جس سے ۸۳ سال عمر ثابت ہوتی ہے اور ایک سو ستاون سال کی عمر تو حضرت مسیح موعودؑ نے کہیں لکھی ہی نہیں یہ مولوی صاحب کی ایجاد ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے تذکرۃ الشہادتین میں یہ لکھا ہے کہ حدیثوں سے ثابت ہے کہ حضرت مسیحؑ نے واقعہ صلیب کے بعد ایک سو بیس سال عمر پائی۔ اس سے یہ مراد نہیں کہ واقعہ صلیب کے بعد کی عمر ایک سو بیس سال ہے۔ بلکہ یہ مطلب ہے کہ واقعہ صلیب کے بعد زندہ رہے اور ایک سو بیس ۱۲۰ سال کی عمر پائی۔ چنانچہ اسی کتاب کے فارسی ترجمہ کے الفاظ یہ ہیں "کہ در احادیث صحیحہ وارد ست کہ بعد ازیں واقعہ حضرت عیسیٰؑ مدتے زندہ ماند بعمر یکصد و بست سالگی وفات نمودہ" یعنے صحیح احادیث سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ بعد واقعہ صلیب کے حضرت عیسیٰؑ ایک عرصہ تک زندہ رہے اور ایک سو بیس سال کی عمر پاکر فوت ہوئے۔ اب مولوی صاحب بتائیں کہ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی تحریرات سے ایک سو بیس ۱۲۰ سال عمر ثابت ہوئی کہ ایک سو ستاون ثابت ہوئی؟ باقی رہا مولوی صاحب کا یہ

اشتہارات کے جواب میں بیان کیا ہے۔ کہ ان کی حیثیت اس قدر بالا ہے۔ کہ وہ مجھ سے مخاطب ہونا اپنی ہتک سمجھتے ہیں مگر اپنی ہتک برداشت کر کے بھی وہ مجھ سے مباحثہ کرنے کے لئے طیار ہیں۔ مولوی صاحب نے اپنی حیثیت کا یہ ثبوت دیا ہے۔ کہ کلکتہ تک میں ان کے ساتھ چلوں۔ اس سے معلوم ہو جائیگا۔ کہ کس پر پھول پڑتے ہیں اور کس پر پتھر یہ تجویز مولوی صاحب کی بالکل غلط ہے۔ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر طائف والوں نے پتھر پھینکے۔ تو کیا ان کی حیثیت ابو جہل سے کم تھی۔ اب شہزادہ صاحب آئے۔ مولوی صاحب کے بھائیوں نے ان کا بائیکاٹ کیا۔ لیکن مولوی صاحب چونکہ ان کی ہاں میں ہاں ملاتے ہیں۔ ان کا بائیکاٹ نہیں ہوتا۔ تو کیا مولوی صاحب کی حیثیت شہزادہ ویلز سے بڑی ہے۔ اگر مولوی صاحب نے اپنی حیثیت کا پتہ لگانا ہے۔ تو اس کا یہ ذریعہ ہے کہ مولوی صاحب بھی اعلان کریں۔ اور میں بھی اعلان کرتا ہوں۔ کہ ایک سو آدمی جو کم سے کم پچاس روپیہ ماہوار کے ملازم ہوں۔ یا علم دین کے واقف ہوں تبلیغ اسلام کے لئے اپنی زندگی وقف کریں۔ اور اشاعت اسلام کے لئے چین یا جاپان یا امریکہ کی طرف نکل جائیں پھر دیکھیں۔ کہ مولوی صاحب کی تحریک پر کس قدر آدمی اپنی نوکریاں یا اپنے رشتہ داروں کو چھوڑ کر اسلام کی تبلیغ کے لئے نکل کھڑے ہوتے ہیں۔ اور میری تحریک پر کس قدر۔ ابھی اسی جگہ مولوی صاحب بھی اعلان کر دیں اور میں بھی ابھی اعلان کرتا ہوں۔ ابھی اس کا امتحان کر لیا جائے۔ کہ اسوقت جو ان کے ہزاروں ہمخیال جمع ہیں ان میں سے کس قدر ان کی بات مانتے ہیں۔ اور میرے چند سو مبایع جو اسوقت موجود ہیں۔ ان میں سے کس قدر میری بات کو مانتے ہیں۔ پھول ڈلوانے اور پتھر کھانے سے گو یہ تو ثابت ہو جاویگا۔ کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سچا قائم مقام کون ہے۔ مگر اسلام کو کچھ فائدہ نہیں ہو گا۔ مگر اس تجویز سے جو میں پیش کرتا ہوں۔ اسلام کو بھی فائدہ ہو گا۔

اصل بات یہ ہے کہ مولوی صاحب مباحثہ سے جان بچانا چاہتے ہیں۔ اگر مجھے انھوں نے مباحثہ کے لئے بلانا ہے۔ تو اپنے خلیفۃ المسلمین کو بلوائیں۔ ورنہ ان کے مقابلہ میں میری جماعت کا کوئی فرد کھڑا ہو گا۔ منصف کے لئے قسم اٹھانا ضروری ہو گا۔ مولوی صاحب کا یہ کہنا کہ منصف کا قسم اٹھانا شریعت میں درست نہیں۔ تو منصف کا مذہبی بحثوں کے فیصلہ کرنے کے لئے مقرر کرنا کونسا شرعی حکم ہے۔

مباہلہ کے متعلق [illegible] بیان کیا ہے۔ کہ بٹالہ میں ہو۔ مگر وہ شامل نہیں [illegible]۔ دوسرے لوگ مباہلہ کرینگے۔ بٹالہ کی [illegible] پسند کرتا ہوں وہاں مباہلہ ہو۔ اگر مولوی ثناء اللہ صاحب اور دیگر علماء آمدہ قادیان شامل نہ ہونگے۔ تو میری طرف سے بھی کچھ اور لوگ شامل مباہلہ ہونگے۔ دینی حالت میں بھی غیر احمدی علماء ان کا مقابلہ نہیں کر سکینگے۔ دنیاوی حیثیت میں بھی وہ لوگ غیر احمدیوں کے قائم مقاموں سے زیادہ حیثیت کے ہونگے۔ اب مولوی صاحب کو چاہیئے۔ کہ اگر دھوکہ دینا ہی ان کا کام نہیں۔ تو فیصلہ کر کے یہاں سے واپس جائیں۔ کیونکہ میں نے ہر مناسب شرط ان کی منظور کر لی ہے امید ہے کہ وہ اپنی حیثیت کا بھی ابھی تحریر کر کے اٹھینگے۔

خاکسار

میرزا محمود احمد۔ (خلیفۃ المسیح ثانی) ۲۷ دسمبر ۲۱ء

حق کے طالبوں کو بشارت

غیر احمدیوں کے جلسہ پر سب سے پہلا اشتہار ناظر صاحب تالیف و اشاعت کی طرف سے حسب ذیل شائع ہوا۔

گذشتہ سال جبکہ ہمارے مخالف علماء کا قادیان میں جلسہ ہوا تھا۔ اور دوران جلسہ میں بعض علماء کی طرف سے ہمیں چیلنج دیا گیا تھا۔ تو ہم نے چیلنج کو منظور کر کے ہر مناسب طریق میں تبادلہ خیالات کے متعلق آمادگی ظاہر کی تھی۔ لیکن افسوس کہ غیر احمدی علماء نے اپنے ہاتھوں سے ہی اپنے چیلنج کو دفن کر کے پبلک کو تحقیق حق کے ایک موقع سے محروم کر دیا۔ اب چونکہ پھر یہ جلسہ ہونے والا ہے۔ اسلئے ہم اتمام حجت کے طور پر اس اشتہار کے ذریعہ یہ اعلان کرتے ہیں کہ ہم ہر مہذب اور باامن طریق سے غیر احمدی علماء کے ساتھ ان کا چیلنج آنے پر اختلافی مسائل کے متعلق تبادلہ خیالات کرنے کو تیار رہیں اور ہم پبلک سے بڑے زور کے ساتھ یہ التجی کرتے ہیں۔ کہ وہ اپنے علماء کو اس قسم کے مناظرہ پر آمادہ کریں تا صداقت پسند لوگوں کو معلوم ہو جائے کہ حق کس کے ساتھ ہے۔

حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی مسعود علیہ السلام کا دعوے سچا ہو یا غلط لیکن اس میں شک نہیں کہ ہر اک خدا کا خوف رکھنے والے انسان کے نزدیک اتنا بڑا دعویٰ قابل غور ضرور ہے۔ اور چونکہ بغیر پوری تحقیق کے صرف یکطرفہ بیان سے حقیقت سمجھ میں نہیں آسکتی اس لئے ہم پبلک سے درخواست کرتے ہیں کہ اگر ہمارے مخالف علماء اپنے چیلنج کے متعلق خاموش رہنا ہی پسند کریں۔ اور مناظرہ کے لئے تیار نہ ہوں تو ایسی صورت میں بھی ہم نے یہ انتظام کیا ہے۔ کہ جتنے دن یہ جلسہ رہیگا۔ اتنے دن ہر روز نماز مغرب کے بعد مسجد اقصیٰ یعنی جامع مسجد قادیان میں ہمارے علماء صداقت سلسلہ احمدیہ پر تقریریں کریں گے۔ اور مخالفین علماء کے اعتراضات کا بھی جواب دیا جاویگا تو [illegible] مہذب اور امن پسند طالبان حق سے درخواست ہے کہ وہ تشریف لا کر مستفید ہوں

چونکہ دیکھا گیا ہے کہ گذشتہ جلسوں میں عموماً قادیان کے گرد و نواح سے شامل ہونے والے لوگ تقریریں سنکر شام کو اپنے اپنے گاؤں کو واپس چلے جاتے ہیں۔ اس لئے ایسے لوگوں میں سے اگر کسی صاحب کو نیچے کھانے وغیرہ کے متعلق خیال ہو تو ایسے لوگوں کے لئے ہماری طرف سے کھانے کا بھی انتظام ہو سکتا ہے۔ اس طرح پر کہ جب ہمارے علماء تقریریں کر چکیں تو ایسے اصحاب کو وہیں مسجد میں ہی کھانا کھلا دیا جاوے۔

اے زمین و آسمان! تو گواہ رہ کہ ہم نے حق کی طرف بلانے اور تحقیق کا راستہ بتانے میں کوئی کمی نہیں کی۔ اب بھی اگر کوئی شخص صرف یکطرفہ بیان پر قناعت کر کے خدا کے مسیح کی تکذیب کرتا ہے۔ تو اس کا معاملہ اللہ کے ساتھ ہے۔ وما علینا الا البلاغ

الداعی:۔ چوہدری فتح محمد ایم اے۔ ناظر تالیف و اشاعت

اعتراض کہ کبھی مرزا صاحب نے ایک سو بیس (۱۲۰) سال عمر بتائی ہے اور کبھی ایک سو پچیس۔ اور اس پر دروغ گورا حافظہ نباشد کہنا یہ حضرت مرزا صاحب پر اعتراض نہیں بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتراض ہے۔ کیونکہ یہ دونو باتیں حدیثوں میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف منسوب ہیں۔ چنانچہ طبرانی نے لکھا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی عمر ایک سو بیس سال کی تھی اور اکلیل میں ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ایک سو پچیس سال تھی۔ پس مولوی صاحب نے دروغ گورا حافظہ نباشد کہکر حضرت مرزا صاحب کو جھوٹا نہیں کہا بلکہ اس شخص کو جھوٹا کہا ہے جس کی سچائی کا وہ بھی اپنے منہ سے اقرار کرتے ہیں۔ مگر معلوم ہوتا ہے کہ دل سے اس کے منکر ہیں۔ کاش مولوی صاحب پیدا ہی نہ ہوتے اور حضرت مرزا صاحب کے پردہ میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو جھوٹا کہکر اپنی عاقبت خراب نہ کرتے *

ان مولوی صاحب کے بعد ایک اور مولوی صاحب نے کھڑے ہو کر اس مثل کو سچا ثابت کر دکھایا کہ این خانہ تمام آفتاب است۔ انہوں نے اپنی تقریر میں بیان کیا ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے مسیح کو زندہ آسمان پر ماننا شرک قرار دیا ہے۔ اور خود اپنی پہلی زندگی میں مسیح کو زندہ مانتے رہے ہیں۔ پس خود مشرک ہوئے۔ اور نبی چونکہ شرک سے پاک ہوتا ہے اس لئے معلوم ہوا کہ وہ اپنے دعوے میں سچے نہ تھے ورنہ مثال پیش کرو کہ پہلے کسی نبی نے بھی اس قسم کی غلطی کھائی ہو۔ یہ مولوی صاحب بھی معلوم ہوتا ہے کہ علم حدیث و تاریخ سے بالکل کورے ہیں۔ یا درحقیقت حضرت مرزا صاحب کے پردہ میں اسلام کے سب ائمہ پر حملہ کرنا چاہتے ہیں۔ کیونکہ یہ بات کہ اس قسم کا عقیدہ رکھنا کہ کوئی شخص فوت نہیں ہوا۔ بلکہ زندہ خدا کے پاس بیٹھا ہے اور پھر آکر لوگوں کو ماریگا اور قرب قیامت میں فوت ہوگا شرک ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کا ہی دعوے نہیں بلکہ سب صحابہ کا اس پر اجماع ہے۔ اگر رسول کریم صلعم سے مولوی صاحب کو محبت ہوتی اور آپ نے کبھی رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے حالات کتب تاریخ میں پڑھے ہوتے تو انکو معلوم ہو جاتا۔ کہ آپ کی وفات پر حضرت عمرؓ کو بھی دھوکا لگا تھا کہ آپ فوت نہیں ہوئے بلکہ اللہ تعالیٰ کے پاس گئے ہیں پھر واپس آئینگے اور منافقوں کو مار کر فوت ہونگے۔ اور اس پر آپ کو اس قدر اصرار تھا۔ کہ آپ فرماتے تھے جو شخص کہیگا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فوت ہو گئے ہیں میں اس کو قتل کر دونگا منافق زندہ ہوں اور آپ فوت ہو جائیں یہ ناممکن ہے۔ آخر حضرت ابوبکرؓ تشریف لائے آپ نے یہ آیت پڑھی کہ مَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ اَفَاِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰۤى اَعْقَابِكُمْ۔ یعنے محمد اللہ کے رسول ہیں۔ آپ سے پہلے نبی گذر چکے ہیں آپ کا بھی وہی حال ہے جو ان کا حال ہے۔ پس اگر آپ فوت ہو جائیں یا قتل ہو جائیں تو کیا تم ان کو چھوڑ دوگے۔ اور پھر فرمایا کہ یَاۤ اَیُّهَا النَّاسُ مَنْ کَانَ یَعْبُدُ مُحَمَّدًا فَاِنَّ مُحَمَّدًا قَدْ مَاتَ وَمَنْ کَانَ یَعْبُدُ اللّٰهَ فَاِنَّ اللّٰهَ حَیٌّ لَّا یَمُوْتُ یعنے اے لوگو جو شخص محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو پوجتا تھا وہ سن لے کہ وہ بھی تو فوت ہو چکے ہیں اور جو اللہ کو پوجتا ہو وہ یاد رکھے کہ اللہ زندہ ہے وہ نہیں مرتا۔ اس تقریر کو سنکر سب لوگ حتیٰ کہ حضرت عمرؓ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے قائل ہو گئے

اب دیکھو اس تقریر میں حضرت ابوبکرؓ نے اس عقیدہ کو کہ محمد رسول اللہ کہیں پاس ہیں پھر آکر دشمنوں کو قتل کر کے فوت ہونگے شرک قرار دیا ہے۔ تو جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت یہ عقیدہ شرک ہے۔ تو کیا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نسبت یہ عقیدہ شرک نہیں ہوگا؟ پس اس عقیدہ کو شرک کہنے پر حضرت مرزا صاحب پر اعتراض کرنے والا درحقیقت حضرت ابوبکرؓ اور کل صحابہؓ پر اعتراض کرتا ہے جنہوں نے بالاتفاق حضرت ابوبکرؓ کی بات کو صحیح تسلیم کیا ہے۔ نہ معلوم مولوی صاحب کو صحابہؓ سے کیوں عداوت ہے۔ کہ پردہ پردہ میں اُن کو گالیاں دے کر اپنے دل کو خوش کرتے ہیں *

مولوی صاحب کا یہ مطالبہ کہ اس کی سند لاؤ کہ کسی نبی نے ایسا عقیدہ رکھا ہو اسکا جواب یہ ہے کہ مولوی صاحب نبیوں کی صحیح اور مفصل تاریخ لائیں ہم اُس میں سے تلاش کر کے اُن کو ایسا حوالہ بھی دکھا دینگے۔ جب نبیوں کی صحیح اور مفصل تاریخ بھی محفوظ نہیں تو پھر ہم یہ حوالہ کہاں سے لائیں اور اگر اس قسم کی سند لانا ضروری ہے تو ہم مولوی صاحب سے پوچھتے ہیں کہ حضرت عمرؓ جنکو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے محدث قرار دیا ہے اُن سے جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات پر یہ غلطی ہوئی ہے اس کی سند کیا وہ پہلے محدثوں کے حالات سے دے سکتے ہیں؟ وہ یہ نہیں کہ سکتے کہ پہلے محدث نہیں گذرے۔ کیونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں بہت سے محدث گذرے ہیں۔ نبیوں کی ساری باتیں تو الگ رہیں سب نبیوں کے نام ہی وہ بتا دیں کہ کیا کیا ہیں؟ اگر سب نبیوں کے نام تک محفوظ نہیں۔ تو سب نبیوں کے حالات کہاں سے مل سکتے ہیں؟

اُن کا یہ کہنا کہ چونکہ آسمان پر جانے کی مثال ہم مانگا کرتے ہیں اس لئے اس قسم کے عقیدہ کی مثال پیش کرنا بھی ہمارا فرض ہے ایک غلط دعوے ہے۔ آسمان پر جانا تو ایک ایسی بات ہے جو دوست دشمن سب کو معلوم ہو جاتی ہے۔ لیکن بعض خیالات کی تبدیلی یا احکام کی تبدیلی کوئی ایسی چیز نہیں جو سب کو معلوم ہو۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ پہلے آپ فرماتے تھے کہ مجھے یونس ابن متےؑ پر فضیلت نہ دو۔ بلکہ یہ فرماتے تھے کہ لَا یَنْبَغِیْ لِعَبْدٍ اَنْ یَّقُوْلَ اَنَا خَیْرٌ مِّنْ یُّوْنُسَ بْنِ مَتّٰی۔ کسی کو جائز نہیں کہ کہے کہ میں یونس بن متی سے اچھا ہوں۔ اور حضرت موسیٰ کی نسبت فرماتے ہیں کہ لَا تُخَیِّرُوْنِیْ عَلٰی مُوْسٰی مجھے موسےٰ پر فضیلت نہ دو۔ پھر آپ نے فرمایا کہ اَنَا سَیِّدُ وُلْدِ اٰدَمَ میں تمام آدمیوں کا سردار ہوں۔ اسیطرح آپ فرماتے ہیں کہ لَوْ کَانَ مُوْسٰی وَ عِیْسٰی حَیَّیْنِ لَمَا وَسِعَهُمَاۤ اِلَّا اتِّبَاعِیْ اگر موسےٰ اور عیسےٰ زندہ ہوتے تو انکو میری اتباع کے سوا کوئی چارہ نہ تھا گو مولوی صاحب سے کوئی بعید نہیں کہ وہ اپنے دل میں یہ سمجھتے ہوں کہ دروغگو را حافظہ نباشد (نعوذ باللہ من ذالک) مگر جب تک وہ مسلمان کہلاتے ہیں علی الاعلان یہ نہیں خیال کر سکتے

گو وہ اس قسم کا غیر شریفانہ جواب دیں گے۔ اسلئے ہم ان سے پوچھتے ہیں کہ وہ پہلے کسی نبی کی مثال پیش کریں جس نے اس طرح ایک عرصہ تک یہ کہا ہو کہ مجھے فلاں فلاں نبیوں پر فضیلت نہ دو مگر بعد میں ان پر اپنے آپ کو فضیلت دینے لگا ہو۔ اگر وہ اس کی مثال نہ دے سکیں تو کیا جس طرح انہوں نے حضرت مرزا صاحب کی نسبت کہا ہے نعوذ باللہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت بھی کہ دیں گے؟ کہ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ وہ سچے نہ تھے +

مولوی صاحب نے یہ بھی اعتراض کیا ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک اندھے سے ذراسی کج خلقی کی تھی تو عَبَسَ وَتَوَلّٰی کی وحی ہو گئی مرزا صاحب دس سال تک مشرکانہ عقیدہ رکھتے رہے ان کو کیوں نہ بتایا گیا؟ ہم تو پہلے ہی جانتے تھے کہ مولوی صاحبان کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت نہیں رہی۔ مگر اس اعتراض نے اور بھی قلعی کھولدی۔ خدا تعالیٰ مولوی صاحب کی آنکھیں کھولے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی اندھے سے کج خلقی نہیں کی۔ ایک اندھے نے غلطی کی تھی۔ اور بے موقعہ بول پڑا تھا۔ اس پر رسول کریم نے ایسے اخلاق دکھلائے کہ منہ سے اسے کچھ نہ کہا صرف آپ کے چہرہ پر سے ناپسندیدگی کے آثار ظاہر ہوئے۔ اور مولوی صاحب کو معلوم رہے کہ اندھے دیکھا نہیں کرتے کہ اس اندھے کی دل شکنی آپ کے اس فعل سے ہوتی۔ خدا تعالیٰ نے عَبَسَ وَتَوَلّٰی میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف فرمائی ہے نہ کہ آپ کو زجر کی ہے +

اب رہا یہ امر کہ خدا تعالیٰ ہر ایک غلطی کو نبیوں پر کھولدیتا ہے۔ اگر یہ سچ ہے تو کیا مولوی صاحب بتائینگے کہ رسول کریم جب ایک خواب کی بنا پر عمرہ کے لئے سینکڑوں صحابہ کو لیکر چل پڑے تھے اور بہت سا مال خرچ کر کے جب مکہ پہنچے اور کفار نے طواف نہ کرنے دیا اور صلح حدیبیہ کر کے واپس آنا پڑا۔ اور معلوم ہوا کہ اس خواب کی تعبیر اور تھی۔ تو کیوں اللہ نے آپ کو مدینہ سے چلنے سے پہلے . . . . اطلاع نہ دیدی اور مکہ جانے دیا اور مال اور وقت کا نقصان کروا دیا۔ کیا اس وجہ سے مولوی صاحب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی چھوڑنے کیلئے تیار ہونگے؟ کاش مولوی صاحبان بجائے لفظی تحقیقات میں پڑنے کے اسلام کے سمجھنے کی کوشش کرتے اور حضرت مرزا صاحب کی دشمنی میں رسول کریم صلعم پر حملہ آور نہ ہوتے۔

مولوی صاحب نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ ہمیں تو مصلح کی ضرورت تھی مگر الٹا ایک گمراہ آگیا۔ حالانکہ جس وقت حضرت مرزا صاحب مصلح بن کر آئے ہیں اس وقت تو ان پر اللہ تعالیٰ نے مسیح کی وفات کے مسئلہ کو کھولدیا تھا۔ علاوہ ازیں مسیح کی وفات کا مسئلہ جیسا کہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے لکھا ہے ظاہر شرکوں میں سے نہیں ہے بلکہ درحقیقت اس سے شرک پیدا ہوتا ہے چنانچہ آپ لکھتے ہیں کہ پہلے لوگوں پر اس عقیدہ کے ماننے کی وجہ سے کوئی گناہ نہیں کیونکہ انہوں نے اجتہادی غلطی سے ایسا کیا ہے درحقیقت اس عقیدہ کی خرابی اس امر سے بڑھ گئی ہے کہ عیسائی اس سے فائدہ اٹھا کر مسیح کی خدائی ثابت کرتے ہیں پس دعویٰ سے پہلے اس قسم کے عقیدہ کو تسلیم کرنا یہ نہیں کہلا سکیگا کہ آپ پہلے شرک کرتے تھے۔ اگر آپ اسے ظاہر شرک سمجھتے تو باوجود اس عقیدہ پر فوت ہونیکے اپنے سے پہلے لوگوں کو اولیا کیونکر مانتے +

کیا مولوی صاحب نے بخاری میں نہیں پڑھا کہ جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر وحی نازل ہوئی تو آپ گھبرا گئے اور ورقہ بن نوفل کے پاس انکو حضرت خدیجہ لیگئیں تا کہ ان سے پوچھیں کہ کیا بات ہے کیا اس وجہ سے مولوی صاحب رسول کریم کی نسبت بھی کہ دینگے کہ ہمیں تو مصلح کی ضرورت تھی اور آیا ایسا شخص جو اپنے الہام کے متعلق ایک عیسائی سے دریافت کرنے چلا گیا۔ اصل بات یہ ہے کہ مولوی صاحب اپنی حال پر نبیوں کا قیاس کرتے ہیں وہ جانتے ہیں کہ مجھے تو جھوٹ بھی کوئی عہدہ ملے تو میں اس کی طرف لپک پڑوں نبیوں کا حال ان سے مخفی ہے وہ بہت محتاط ہوتے ہیں اور جب تک اللہ تعالیٰ ان کو مجبور نہیں کرتا وہ تقدم سے کام نہیں لیتے۔ حضرت عمرؓ پردہ پر بہت پہلے مشورہ دے رہے تھے۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس وقت تک پردہ کا حکم نہ دیا جب تک اللہ تعالیٰ نے خوب کھول کر حکم نہ دیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی گو فطرۃً ان غلطیوں سے بیزار تھے مگر چونکہ عام طور پر مسلمانوں کا یہی عقیدہ تھا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں اسلئے آپ نے اپنے فہم پر لوگوں کے فہموں کو مقدم کر لیا اور اس وقت تک لوگوں کی رائے کے خلاف نہ بیان کیا جب تک خدا تعالیٰ کی طرف سے کھولکر حکم نہ ملا۔

باقی رہا مولوی صاحب کا یہ اعتراض کہ حضرت مسیح موعود نے اسلئے اپنے دعویٰ کو آہستہ آہستہ بدلا تھا تا کہ لوگ ساتھ مل جاویں۔ یہ ایسا ہی اعتراض ہے جس طرح آجکل کے پادری رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اعتراض کرتے ہیں کہ آپ نے پہلے بیت المقدس کو اسلئے قبلہ بنایا تھا تا یہودی ساتھ مل جائیں جب دیکھا کہ وہ نہیں ملتے تو پھر خانہ کعبہ کو قبلہ بنا لیا ہم ڈرتے ہیں کہ شاید مولوی صاحب یہ نہ کہدیں کہ آنحضرت نے جو پہلے اپنے آپ کو دوسرے نبیوں پر فضیلت نہیں دی اور بعد میں دی ہے اس سے یہی غرض تھی کہ پہلے لوگ ہمارے ساتھ ملجائیں پھر سب نبیوں سے افضل ہونیکا دعویٰ کرینگے۔ کاش مولوی صاحب اگر نہیں سمجھ سکتے تو وہ لوگ ہی جو ان کے دھوکے میں آئے ہوئے ہیں خیال کرتے کہ وہ کسطرح حضرت مرزا صاحب کا نام لے لے کر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دے رہے ہیں اگر واقعہ میں انہوں نے اسلام کو سمجھا ہوتا تو کسطرح وہ حضرت مرزا صاحب کی ان باتوں پر اعتراض کرتے جو اور نبی تو الگ رہے خود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں پائی جاتی ہیں۔ آج کل کے مولویوں کو کیا ہو گیا کہ حضرت عیسیٰ کی عزت تو اس قدر کرتے ہیں کہ ان کو آسمان پر جا بٹھایا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر حملہ کرنے سے بھی باز نہیں رہتے

دوسرے مولوی صاحبان نے جب وہ کچھ کہا جو اوپر بیان کیا گیا ہے تو مولوی ثناء اللہ صاحب بھلا کب پیچھے رہ سکتے تھے۔ پہلوں نے رسول کریمؐ پر اعتراض کیا تو انہوں نے خدا تعالیٰ پر حملہ کر دیا۔ سیدنا و امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ کی طرف سے جو اشتہار نکلا تھا اس میں آیت فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا الآیۃ حضرت مسیح موعودؑ کی صداقت پر دلیل پکڑی گئی تھی۔ مولوی صاحب سے جب کچھ اور نہ بنا تو اس دلیل کا ہی انکار کر دیا۔ مولوی صاحب نے یہ نہ بتایا کہ اللہ تعالیٰ جو نبیوں کا بھیجنے والا ہے اگر وہ نہیں جانتا کہ نبیوں کی سچائی کی کیا دلیلیں ہوتی ہیں۔ تو مولوی صاحب کو ان کی صداقت کا علم کیونکر ہوا خدا تعالیٰ تو کہتا ہے کہ نبی کی پہلی زندگی اس کی سچائی کی دلیل ہوتی ہے مگر مولوی صاحب یہ فرماتے ہیں کہ یہ کوئی دلیل ہی نہیں ؂

مولوی صاحب نے اس دلیل کا انکار ہی نہیں کیا بلکہ اس آیت قرآن کریم کے غلط ہونے کی دلیلیں بھی دی ہیں۔ بشلاً یہ کہ مولوی محمد علی و خواجہ کمال الدین وغیرہ کی پہلے تم تعریفیں کیا کرتے تھے اب اُن کے خلاف لکھتے ہو۔ اسی طرح ہم بھی میرزا صاحب کو پہلے اچھا کہتے تھے اب برا کہتے ہیں۔ مولوی صاحب نے یہ نہیں سمجھا کہ ان سے یہ نہیں کہا گیا تھا کہ وہ پہلے اچھا کیوں کہتے تھے بلکہ یہ کہا گیا تھا کہ قرآن کریم بتاتا ہے۔ کہ جسکی تمام ابتدائی زندگی ایک نمونہ ہو۔ اس کے دعوے کو رد کرنا عقل کے خلاف ہے کب ہم نے خواجہ صاحب اور مولوی محمد علی صاحب کی نسبت کہا یا لکھا ہے کہ اپنی پیدائش سے لے کر ہماری مخالفت کے زمانہ تک وہ سچائی کا ایک مجسم نمونہ تھے۔ اگر یہ ہم نے لکھا یا کہا ہو تو اس کی سند دیں ورنہ غیر محل بات کر کے اپنی ہتک کروائیں اور قرآن کریم کی تردید کرنے میں جرأت سے کام نہ لیں۔ اگر کسی نے مولویصاحب کی یا خواجہ صاحب کی تعریف کی تو ان کے چند سالوں کے کام کی کی ہے نہ کہ ساری عمر کی راستبازی کی شہادت دی ہے۔ اور آیت تو یہ بتاتی ہے کہ جسکی ساری پہلی عمر ایسی گذری ہے کہ وہ لوگ جو اس کے واقف حال اس کی راستبازی کی شہادت دیں۔ اور اس کی سچائی کا سکہ لوگوں کے دلوں میں بیٹھا ہوا ہو۔ اس کو دعویٰ پر جھوٹا کہنا عقل کے خلاف ہے جیسا کہ آنحضرت صلعم کا حال تھا یا حضرت میرزا صاحب کا تھا۔ کہ دشمن بھی اُن کی سچائی پر اعتبار کرتے تھے نہ کہ یہ مطلب ہے کہ جس کی کسی نے کسی وقت تعریف کر دی پھر اُس کی غلطی کا وہ اظہار نہ کرے ؂

مولوی صاحب نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ میرزا صاحب کی پہلی زندگی تو یہ ہے۔ کہ وہ وفات مسیح کے قائل تھے۔ کسی نے سچ کہا ہے ع بریں عقل و دانش بباید گریست ۔ زندگی سے مراد اس شخص کا چال چلن ہوا کرتا ہے۔ یا اس کے بعض خیالات۔ اگر یہ استدلال مولویصاحب کا درست ہے تو پھر آیت فَقَدْ لَبِثْتُ فِيكُمْ عُمُرًا مِّن قَبْلِهِ کے ماتحت مولویصاحب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے دعویٰ نبوت کا انکار کر دیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ دیکھو یہ شخص اسلئے سچا ہے کہ اسکی پہلی زندگی اچھی تھی۔ اب چونکہ آپ اپنی پہلی زندگی میں اپنے آپ کو نبی نہیں مانتے تھے۔ اسلئے بہتر یہی ہے کہ آپ کو نبی نہ مانا جائے۔ کیوں مولوی صاحب! آپ تو قرآن اس اپنے نکتہ کی تائید میں چھوڑنے کیلئے تیار ہیں؟ کسی نے مولویصاحب کے ایسے لطیفوں کی نسبت ہی کہا ہے کہ "ایجاد بندہ ہے اگرچہ گندہ ہے" مولوی صاحب کی یہ دلیل بالکل پولوس کی اس دلیل سے ملتی ہے جو اس نے ختنہ چھوڑنے کی تائید میں دی تھی یعنے یہ کہ ابراہیمؑ نے نبوت کے بعد ختنہ کیا۔ اور نبوت اسکو اس حالت میں ملی جب اس نے ختنہ نہیں کیا ہوا تھا۔ اسلئے معلوم ہوا کہ ختنہ نہ کرنا ختنہ کرنے سے اچھا ہی چلو چھٹی ہوئی۔

مولوی صاحب نے ایک اور لطیفہ بھی بیان کیا ہے یعنے جبکہ بقول قادیان آپ نے میرزا صاحب کی پیشگوئی پوری ہوتی ہے تو ہماری آپ پر احمدیوں کو خوش ہونا چاہیئے۔ بیشک دلیل مولویصاحب کی بہت لطیف ہے۔ ابوجہل کے مرنے سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی پوری ہوئی اسلئے ابوجہل کے لئے مولوی صاحب خاص دعائے نیک میں ہی مشغول رہتے ہونگے۔ اسی طرح فرعون وغیرہ دوسرے دشمنان دین جو نبیوں کی پیشگوئیوں کے پورا کرنیوالے ہوئے ہیں اُن سے مولویصاحب کو خاص عقیدت حاصل ہوگی۔ تبھی ہمیں وہ اس قسم کا مشورہ دیتے ہیں مولویصاحب نے اتنا نہیں سوچا کہ جنگ بدر پیشگوئیوں کے ماتحت ہوئی مگر پھر رسول کریمؐ نے اس کے وقوع پر فرحت کا اظہار نہیں کیا بلکہ اسکو ایک ابتلا ہی قرار دیا اور دعا کرنے میں لگ گئے بیشک مولویصاحب کے ذریعے حضرت مسیح موعود کی پیشگوئی پوری ہوئی اور ہو رہی ہے مگر ہم یہ بھی تو دیکھتے ہیں کہ وہ کسی نیک طریق سے اس پیشگوئی کو پورا نہیں کرتے ہے بلکہ اپنے لئے ہلاکت کا سامان جمع کر کے ایسا کر رہے ہیں ؂

مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ نے ایک دفعہ یہ کہا کہ ہمارے گھر سے باہر نکلنے پر بارش ہوئی ہے حالانکہ رسول کریمؐ نے فرمایا ہے کہ آسمانی تغیرات بندوں کی خاطر نہیں ہوتے لیکن مولویصاحب کو یہ بھول گیا کہ کبھی خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی خوشی اور آرام کیخاطر آسمانی تغیرات پیدا بھی کیا کرتا ہے چنانچہ اگر کوئی مثال مولویصاحب کو یاد نہیں تھی تو کم سے کم بدر کا واقعہ ہی یاد کر لیتے جب مسلمانوں کی خاطر اللہ نے بارش ہی برسائی تھی جس کا ذکر قرآن کریم ان الفاظ میں فرماتا ہے وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُم مِّنَ السَّمَاءِ مَاءً لِّيُطَهِّرَكُم بِهِ یعنے اللہ تعالیٰ نے بدر کے موقعہ پر اسلئے بادلوں سے پانی اتارا تاکہ اس سے تمہارے غسل وغیرہ کا بندوبست کر کے تمہارے اندر بشاشت اور خوشی پیدا کر دے پس اگر اسی طرح اللہ تعالیٰ نے حضرت میرزا صاحب کیلئے آرام کا سامان کر دیا تو کیا اعتراض کیا ہے؟ مولوی ثناء اللہ صاحب اصل میں معلوم ہوتا ہے کہ امت محمدیہ کے افراد سے اس قسم کے سلوک کے ہی منکر ہیں مگر عوام سے ڈر کر کھلے لفظوں میں اُسکا انکار نہیں کر سکتے ؂ ؂ آخر میں ہم مولوی صاحبان سے درخواست کرتے ہیں کہ خدارا ہماری دشمنی میں اپنی عاقبت خراب نہ کیجئے اور حضرت مرزا صاحبؑ کی مخالفت میں خدا اور اُسکے رسولؐ اور خلفاء کی ہتک نہ کیجئے۔ اور اسکا ایک ہی طریق ہے کہ خدا کے مامور کو مان لیجئے کیونکہ راستباز کا مقابلہ کرنے کا یہی نتیجہ نکلا کرتا ہے کہ پھر دوسرے راستبازوں پر بھی حملہ کرنا پڑتا ہے کیونکہ راستباز اُس دیوار کی طرح ہوتے ہیں جسکی ایک اینٹ نکالنے سے سب دیوار گر جاتی ہے۔ پس حضرت مسیح موعود مرزا صاحب کا انکار ترک کیجئے۔ تبھی پوری طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپکے خلفاء کا ادب و احترام آپ کر سکینگے ؂ وَآخِرُ دَعْوَانَا أَنِ الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ۝

خاکسار فتح محمد سیال (ایم۔ اے) ناظر صیغہ تالیف واشاعت قادیان

۲۶ مارچ ۱۹۲۲ء

غیر احمدی علماء سے چند سوالات

غیر احمدی مولویوں سے حسب ذیل سوالات کئے گئے تھے جنمیں سے بعض کے جواب دینے کی کوشش مولوی ثناء اللہ نے کی۔ لیکن کوئی معقول جواب اس سے نہ بن پڑا۔ اور صرف دفع الوقتی کرتا رہا ــــ اب اگر اس نے تحریری طور پر جواب دینے کی جرأت کی۔ تو حق پسند اصحاب معلوم کرینگے کہ اس کے جواب کہاں تک معقول اور درست ہونگے۔

(ایڈیٹر)

حیات مسیح ماننے سے اسلام پر کیا اعتراضات وارد ہوتے ہیں؟

(۱) قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مَا جَعَلْنٰهُمْ جَسَدًا لَّا يَاْكُلُوْنَ الطَّعَامَ ۔ یعنی ہم نے ان کے ایسے جسم نہیں بنائے۔ کہ وہ کھانا نہ کھاتے ہوں جو لوگ حضرت عیسےٰؑ کو دو ہزار برس سے آسمان پر بغیر کھانا کھانے کے زندہ مانتے ہیں۔ وہ بتائیں کہ آیت مندرجہ بالا کی رُو سے کیا وہ دائرہ انسانیت سے نکل نہیں جاتے؟ اور یہ عقیدہ کیا عیسائیوں کے اس قول کی تصدیق نہیں کرتا کہ حضرت عیسےٰ انسان نہیں۔ بلکہ خدا ہیں؟

(۲) حدیث شریف میں آتا ہے کہ دجّال کا فتنہ سب سے بڑا فتنہ ہے۔ اس سب سے بڑے فتنے کو دور کرنے کے لئے تمام انبیاء علیہم السلام میں سے صرف حضرت عیسےٰ کو زندہ رکھنا کیا ثابت نہیں کرتا۔ کہ حضرت عیسےٰؑ کی قوت قدسی تمام انبیاء علیہم السلام کی قوت قدسی سے بڑھی ہوئی اور آپ ہی سب سے افضل رسول ہیں؟ حتی کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم سے بھی قوت قدسی میں بڑھکر ہیں۔ کیونکہ جتنا بڑا فتنہ ہوتا ہے۔ اس کے فرو کرنے کے لئے اتنا ہی بڑا آدمی بھیجا جاتا ہے۔ اگر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم میں بھی اتنی قوت قدسی ہوتی تو ضرور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو زندہ رکھا جاتا؟

(۳) حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ میری اُمت کے لوگ آخری زمانہ میں بگڑ کر یہود کے مشابہ ہو جائینگے۔ کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے یہ مقام غیرت نہیں۔ کہ اُمت تو آنحضورؐ کی بگڑے۔ مگر اس کی اصلاح کے لئے بنی اسرائیل کا ایک رُسول بلایا جائے۔ کیا یہ عقیدہ قرآن شریف کی اس آیت كُنْتُمْ خَيْرَ اُمَّةٍ اُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ ۔ یعنے تم اُمتوں میں سے بہتر اُمت ہو۔ جو تمام لوگوں کی اصلاح کرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ کے صریح خلاف نہیں کیا اُمت محمدیہ پر یہ ایک خطرناک دھبہ نہیں۔ کہ وہ اُمت جس کا کام تمام دنیا کی اصلاح کرنا تھا۔ اور خدا نے اس کو اسی لئے پیدا کیا تھا۔ اس کے تمام افراد ایسے نالائق نکلیں۔ کہ ایک بھی قابل نہ رہے۔ کیا خدا کو بھی علم نہیں تھا۔ کہ ایک وقت اس اُمت پر ایسا آئیگا۔ کہ ان میں کوئی قابل نہیں رہے گا۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو ہمیشہ کے لئے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مرہون منت رکھنے کے لئے ان کی اُمت کا ایک رُسول آپ کی امت کی اصلاح کے لئے بھیجا جائیگا۔ اگر تھا۔ تو اس نے یہ کیوں کہا کہ تم لوگوں کی اصلاح کے لئے پیدا کئے گئے ہو۔ پس یا تو خدا کا علم ناقص ماننا پڑیگا یا اس عقیدہ کا غلط ہونا۔ ان میں سے جو چاہو۔ اختیار کرلو ؛

(۴) قرآن شریف میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین کہا گیا ہے۔ اگر آخری زمانہ میں بنی اسرائیل کے رسول حضرت عیسےٰ تشریف لائینگے۔ تو کیا خاتم النبیین حضرت عیسےٰ ہونگے یا نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم؟

(۵) حدیث شریف میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ پانچ خصوصیتیں مجھے ایسی عطا ہوئی ہیں۔ کہ مجھ سے پہلے کسی اور نبی کو نہیں دی گئیں۔ ان میں سے حضور نے ایک یہ بیان فرمائی ہے۔ میں تمام جہان کی طرف بھیجا گیا ہوں۔ اور مجھ سے پہلے رُسول خاص خاص قوموں کی طرف بھیجے جاتے تھے۔ پس آخری زمانہ میں حضرت عیسےٰؑ کا تمام دنیا کے لئے مبعوث ہونا کیا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس خصوصیت کو نہیں توڑتا؟ اور آپ کے اس قول کو صاف طور پر باطل نہیں ثابت کرتا ؛

(۶) معراج کی رات میں حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عیسیٰؑ کو حضرت یحیٰی کے ساتھ دوسرے آسمان پر دیکھا اور یہ مسلم ہے۔ کہ حضرت یحیٰی فوت شدہ ہونے کی وجہ سے جنت میں داخل ہیں۔ اگر حضرت عیسٰی زندہ ہیں۔ تو حضرت یحیٰی کے ساتھ جنت میں کس طرح داخل ہو گئے۔ پھر ان کا وہاں سے ایک وقت کے لئے نکالا جانا کیا قرآن شریف کے اس صریح اور حتمی وعدہ کے خلاف نہیں کہ مَا هُمْ مِّنْهَا بِمُخْرَجِيْنَ یعنے جنتی جنت سے کبھی نکالے نہیں جائینگے؟ کیا یہ آیتہ حضرت عیسٰی کی خاطر منسوخ ہو جائیگی؟ پس یا قرآن شریف کے وعدوں کو نعوذ باللہ جھوٹا اور منسوخ مانو۔ یا حضرت عیسٰی کی زندگی اور ان کے دوبارہ آنے کے غلط عقیدہ کو چھوڑ دو ؛

(۷) یہ بات اظہر من الشمس ہے۔ کہ حضرت عیسٰی معبودان باطلہ میں سے ہیں۔ اور تمام معبودان باطلہ کے حق میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۔ یعنے وہ مُردہ ہیں۔ ہرگز زندہ نہیں۔ اور انکو تو اتنی بھی خبر نہیں کہ کب اُٹھائے جائینگے۔ پس یا تو حضرت عیسےٰؑ کو فوت شدہ تسلیم کرو۔ ورنہ ماننا پڑیگا کہ یا تو وہ خدا ہیں یا فرشتوں میں سے ہیں۔ اگر وہ بشر ہیں۔ تو ان کو زندہ ماننے سے قرآن شریف کی آیت نعوذ باللہ باطل ٹھہرتی ہے۔

(۸) حضرت عیسےٰؑ کو زندہ رکھنے سے اللہ تعالیٰ کی قدرت پر حرف آتا ہے۔ کیونکہ ہر ایک شخص جانتا ہے۔ کہ وہی آدمی کسی چیز کو سنبھالکر رکھتا ہے۔ جس کو یہ خوف ہو۔ کہ اگر یہ ہاتھ سے یہ چیز نکل گئی۔ تو شاید پھر میسّر نہ آسکے۔ اُمراء کبھی باسی کھانا اٹھاکر دوسرے وقت کے لئے نہیں رکھ چھوڑتے۔ کیونکہ ان کو دوسرے وقت تازہ کھانا ملنے کا یقین ہوتا ہے۔ یہ کام صرف غرباء ہی کیا کرتے ہیں پس اللہ تعالےٰ کا حضرت عیسےٰؑ کو زندہ رکھنا ثابت کرتا ہے۔ کہ نعوذ باللہ خدا تعالیٰ سے ایک دفعہ حضرت عیسیٰؑ جیسا آدمی بن گیا ہے۔ اب اس کو نعوذ باللہ ڈر ہے کہ اگر میں اس کو مار دوں۔ تو شاید اس جیسا انسان پھر مجھ سے پیدا نہ ہو سکے۔ اسلئے اس کو زندہ رکھوں ورنہ جس کی قدرت وسیع ہے۔ جو ایک چھوڑ بیشمار حضرت عیسےٰؑ جیسے انسان پیدا کرنے کی قدرت رکھتا ہے اسکو کیا ضرورت پڑی۔ کہ تمام انبیاء علیہم السلام کو تو فوت کرکے دُنیا سے اٹھائے اور حضرت عیسٰی کے ساتھ سب سے

انوکھا معاملہ کرے۔ کہ ان کو زندہ اٹھالے ؎

حضرت مرزا صاحبؑ کے دعوے کو سچا نہ ماننے سے قرآن شریف اور احادیث کو بھی چھوڑنا پڑتا ہے

(۱) حدیث شریف میں آتا ہے۔ ان اللّٰہ یبعث لھذہ الامۃ علی رأس کل مائۃ من یجدد لھا دینھا۔ یعنے اللہ تعالے اس اُمت کیلئے ہر صدی کے سر پر ایک ایسا شخص بھیجتا رہے گا۔ جس کا کام دین کا تجدید ہو گا۔ اب اس تیرھویں صدی سے ۳۹ سال گذر گئے۔ مگر ابھی تک سوائے حضرت مرزا صاحب کے کسی نے مجدد ہونے کا دعویٰ نہیں کیا۔ علماء مجدد نہیں سمجھے جاسکتے۔ کیونکہ اس صورت میں اس کے یہ معنے ہونگے۔ کہ ہر صدی کے سر پر علماء ہوا کرتے ہیں اور یہ خلاف واقعہ ہے۔ علماء تو ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ پس یا تو حضرت مرزا صاحبؑ کے دعوے کو سچا مانو۔ اور یا نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیشگوئی کو جھوٹا قرار دو۔ سعادت اسی میں ہے۔ کہ شق اول کو اختیار کرکے اللہ تعالے کے انعامات کے وارث بنو۔

(۲) حدیث شریف میں آتا ہے۔ الآیات بعد المأتین۔ جس کے معنے سلف صالحین یہی کرتے چلے آئے ہیں۔ کہ ہجرت کی بارھویں صدی کے بعد علامات ظہور مہدی شروع ہو جائینگی۔ اب اس مدت کے گذرنے پر کس نے مہدی و مسیح ہونے کا دعویٰ کیا؟ کیا حضرت مرزا صاحب کے سوائے کسی کو پیش کرسکتے ہو؟ پس حضرت مرزا صاحبؑ کے دعویٰ کو نعوذ باللہ جھوٹا ماننے سے اس پیشگوئی کو بھی جھوٹا ماننا پڑیگا ؎

(۳) حدیث شریف میں آتا ہے۔ کہ مہدی کے دعویٰ کے وقت رمضان میں سورج اور چاند کو گرہن لگیگا۔ اور یہ ایسا نشان ہے۔ کہ جب سے دنیا بنی ہے کبھی ظہور میں نہیں آیا۔ اگر آپ کے خیال کے مطابق حضرت مرزا صاحب نعوذ باللہ کاذب تھے۔ تو آپ کے دعویٰ کے بعد یہ نشان کیوں ظہور میں آیا۔ کیا نعوذ باللہ خدا کو بھی غلطی لگ سکتی ہے۔

(۴) اس بات سے کوئی انکار نہیں کرسکتا۔ کہ اسوقت دنیا چاروں طرف سے عذابوں میں گھری ہوئی ہے۔ اور ادھر قرآن شریف فرماتا ہے۔ ماکنا معذبین حتی نبعث رسولا۔ یعنے ہم عذاب نہیں بھیجا کرتے جب تک رسول نہ بھیج لیں۔ پس حضرت مرزا صاحب کے دعوے کے بعد ان عذابوں کا آنا صاف بتاتا ہے کہ آپ اپنے دعوے میں سچے ہیں۔ ورنہ قرآن شریف کے اس صریح ارشاد کو غلط ماننا پڑیگا۔ کسی گذشتہ رسول کی صداقت ثابت کرنے کے لئے یہ عذاب نہیں ہوسکتے کیونکہ اس طرح تو ہر رسول کے وقت اس کے منکرین کہہ سکتے ہیں۔ کہ یہ عذاب گذشتہ رسول کی خاطر ہے۔ پس کسی مدعی رسالت کے موجود ہوتے ہوئے عذابوں کو گذشتہ رسول کی طرف منسوب نہیں کیا جاسکتا۔ ورنہ قرآن شریف کا یہ کہنا بھی نعوذ باللہ بے معنی ماننا پڑیگا۔

(۵) قرآن شریف میں اللہ تعالی فرماتا ہے۔ ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین۔ یعنے اگر یہ رسول کوئی بات ہماری طرف منسوب کرکے کہتا۔ حالانکہ ہم نے اس کو نہ کہی ہوتی۔ تو ہم اس کو پکڑ لیتے۔ اور اسکو ہلاک کردیتے۔ اس آیۃ میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کی یہ دلیل پیش کی ہے کہ اگر آپ جھوٹے ہوتے۔ تو قتل کردئے جاتے ؎

یہ سب جانتے ہیں کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے دعویٰ الہام کے بعد ۲۳ سال عمر پائی ہے۔ اسلئے عقائد کی کتابوں میں لکھا ہے۔ کہ اگر کسی مدعی الہام کو ۲۳ برس کی عمر ملجائے تو وہ جھوٹا نہیں ہوسکتا۔ اب حضرت مرزا صاحب کو ہم دیکھتے ہیں کہ آپ نے ۲۳ برس سے زیادہ عمر پائی ہے اسلئے اگر حضرت مرزا صاحبؑ کو نعوذ باللہ جھوٹا مانا جاوے تو قرآن شریف کی اس دلیل کو بھی جھوٹا ماننا پڑیگا۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت میں بھی شک پڑ جائیگا ؎

نوٹ:۔ جس شخص کے دل میں قرآن شریف اور احادیث نبویہ پر کچھ بھی ایمان ہے۔ اسکو چاہیئے کہ ڈر جائے۔ کیونکہ حضرت مرزا صاحب کی تکذیب سے قرآن شریف اور احادیث کی بھی تکذیب لازم آتی ہے۔

خاکسار شیخ عبد الرحمن (فاضل مصری) ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ قادیان

قاضی اور محتسب کا تقرر

حضرت خلیفۃ المسیح نے تجویز فرمایا ہے کہ بیرونی قاضی۔ دار القضاء قادیان مقرر کرے۔ اور محتسب ناظر امور عامہ مقرر کریں اسلئے احباب کو چاہیئے۔ کہ جن جن دوستوں کو قاضی اور محتسب تجویز کرانا چاہیں۔ ان کے مفصل حالات لکھ کر متعلقہ دفاتر میں بھیجدیں۔ قاضی مقرر کرانے والے دار القضاء میں اطلاع دیں اور محتسب مقرر کرانے والے دفتر امور عامہ میں اطلاع دیں۔

خاکسار شیر علی۔ ناظر اعلیٰ۔ قادیان

وی پی آتے ہیں

خریداران الفضل کو اطلاع ہو۔ کہ جن صاحبوں کی قیمت ماہ مارچ میں ختم ہوتی ہے۔ ان کے نام ۶۔ اپریل کا الفضل وی پی ہو گا۔ اور جو صاحبان وی پی انکاری کردینگے۔ ان کا پرچہ تا وصولی قیمت امانت میں رہیگا ؎

۲۔ احباب توسیع اشاعت الفضل کی طرف توجہ فرمادیں عرصہ سے اشاعت ایک ہی عدد پر رکی ہوئی ہے۔

(مینجر الفضل قادیان)

تصحیح

۳۰ مارچ کے الفضل میں مضمون دعوت الاسلام کے صفحات پتھر پر غلط بن گئے ہیں۔ صفحہ ۴۔ ۵ کے بعد پھر ۵ لکھا ہے۔ وہ صفحہ ۶ ہے۔ جو لفظ "ان فتنوں کے فرو" سے شروع ہوتا ہے۔ اور وہ صفحہ ۷ ہے۔ جو "اسی طرح آپ" سے شروع ہوتا ہے

(مینجر الفضل قادیان)

اعلان ضروری

فارسٹ ڈیپارٹمنٹ میں ای۔ اے۔ سی۔ کلاس ڈیرہ دون کے داخلہ کی آخری میعاد ۲۰ اپریل ۱۹۲۲ء ہے۔ جو گریجوایٹ احباب اسمیں داخل ہونا چاہیں۔ تاریخ مقررہ سے قبل درخواستیں معہ سرٹیفکیٹس کے چیف کنسرویٹر صاحب پنجاب لاہور کے پاس بھیجدیں۔ اگر پراسپکٹس منگانا ہو۔ تو فوراً صاحب موصوف سے منگالیا جائے۔ وقت کم ہے۔ احباب کی اطلاع کیلئے اعلان کیا جاتا ہے۔ جو کارروائی کیجائے وہ براہ راست کی جائے۔ دفتر امور سے تعلق نہیں ہے۔ ناظر امور عامہ قادیان ؎

احمدیہ کانفرنس کے متعلق

ضروری اعلان

جیساکہ پہلے اعلان ہو چکا ہے۔ احمدیہ کانفرنس کا اجلاس تعطیلات ایسٹر کے دوران میں یعنی ۱۵ و ۱۶ - اپریل کو انشاء اللہ تعالیٰ قادیان میں ہوگا پہلے یہ اعلان کیا گیا تھا کہ ہر ایک انجمن کی طرف سے دو دو نمائندے احمدیہ کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے منتخب کئے جاویں مگر اب اس تجویز میں ترمیم کی گئی ہے۔ اب ہر ایک انجمن کی طرف سے دو دو نمائندے نہیں آئینگے - بلکہ نئے انتظام کے رُو سے قریب قریب کی انجمنوں کے حلقے مقرر کئے گئے ہیں - اور ہر ایک حلقہ اپنی طرف سے ایک نمائندہ منتخب کر کے احمدیہ کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے بھیجے گا - سوائے چند خاص حلقوں کے جہاں سے بجائے ایک نمائندہ کے دو نمائندے آنے چاہیے حلقوں کی تقسیم حسب ذیل ہے :-

حلقہ اول - کوئٹہ - مستونگ اور بلوچستان کی دیگر انجمنیں - حلقہ نمبر ۲ - ڈیرہ غازیخان مع انجمنہائے ضلع ڈیرہ غازیخان حلقہ نمبر ۳ - راولپنڈی مع انجمنہائے ضلع راولپنڈی حلقہ نمبر ۴ - جہلم اور ضلع جہلم کی انجمنیں حلقہ نمبر ۵ دوالمیال حلقہ نمبر ۶ - کوہاٹ - حلقہ نمبر ۷ گوجرانوالہ مع انجمنہائے چھور چک - فیروز والہ - تلونڈی کھجور والی - پنڈی بھٹیاں لویری والا - حلقہ نمبر ۸ - حافظ آباد - مانگٹ انچے احمد نگر - حلقہ نمبر ۹ یعنی شہر قبور مع متعلقہ دیہات کے حلقہ نمبر ۱۰ - لائل پور شہر مع متعلقہ دیہات کے وہبلو لیور علی آباد حلقہ نمبر ۱۱ - گوکھووال - کلیان پور - لودھی ننگل دھنی دیو گوجرہ - ٹوبہ ٹیک سنگھ - حلقہ نمبر ۱۲ سید والہ - جڑانوالہ پنڈی چیری اور قریبی دیہات - حلقہ نمبر ۱۳ جھنگ مگھیانہ چنیوٹ - حلقہ نمبر ۱۴ - ملتان - لودھراں - علی پور - قتال پور - سلاوداں - خانیوال - مخدوم رشید - چک نمبر ۱۳۴ حلقہ نمبر ۱۵ - بہاول پور - اوچ

حلقہ نمبر ۱۶ علاقہ سندھ - صوبو ڈیرو - ٹہڑی - راو تیانی حیدرآباد سندھ - کراچی

حلقہ نمبر ۱۷ لدھیانہ و دیگر انجمنہائے ضلع لدھیانہ -

حلقہ نمبر ۱۸ مالیر کوٹلہ حلقہ نمبر ۱۹ کپورتھلہ -

حلقہ نمبر ۲۰ - ہوشیار پور - سڑوعہ - مالی پور - بیرم پور - کنیال اجمیر - بیگم پور - جنڈیالہ - نرشت پور - اہرانہ - پھگلانہ مزب دیال - گڑھ شنکر - پنام - بھنگالہ -

حلقہ نمبر ۲۱ - امرتسر - بھڈیار - اجنالہ - چک سکندر - بھوئی وال نیلاں والہ - حلقہ نمبر ۲۲ - گورداسپور - اوجلہ - طالب پور - بھنگوال لمین کرال - حلقہ نمبر ۲۳ - پھیرو چیچی - بیری - گھوڑے واہ کاہنوواں - حلقہ نمبر ۲۴ سیکھواں - فیض اللہ چک تلونڈی جھنگلاں - حلقہ نمبر ۲۵ - خان فتح - بہتہ غلام نبی بازید چک - بہبل چک - حلقہ نمبر ۲۶ - پٹیالہ - سنور دھوری - نابھہ - رائے پور - جیند - سنگرور -

حلقہ نمبر ۲۷ - سامانہ - محمود پور - مرورٹی - راسہانپور - کھنال - حلقہ نمبر ۲۸ - غوث گڑھ - سرہند - ہرنس پورہ - خانپور - منڈی رشتی - حلقہ نمبر ۲۹ - وزیرستان - ڈیرہ اسمٰعیل خان - بنوں - ٹانک - حلقہ نمبر ۳۰ - پشاور - رشتہ - حلقہ نمبر ۳۱ - نوشہرہ - مردان حلقہ نمبر ۳۲ - ایبٹ آباد و انجمنہائے ضلع ہزارہ حلقہ نمبر ۳۳ - بھیرہ - ملکوال - ہجکہ - گھوگھیاٹ - میانی - جھنور پور حلقہ نمبر ۳۴ - سرگودھا - چک نمبر ۹۸ و نمبر ۹۹ و نمبر ۸۷ و نمبر ۸۹ و نمبر ۹۷ و نمبر ۱۰۲ - حلقہ نمبر ۳۵ - چک نمبر ۳۷ جنوبی و نمبر ۳۳ جنوبی و نمبر ۲۴ و نمبر ۳۲ و نمبر ۳۳ و نمبر ۴۸ و نمبر ۴۷ و نمبر ۳۵ و نمبر ۳۰

حلقہ نمبر ۳۶ - ادرحمہ - مڈھ رانجھا - چک پنیارہ - چک نمبر ۱۹ جنوبی - چک نمبر ۱۴ جنوبی - حویلی بہادر خان -

حلقہ نمبر ۳۷ - خوشاب - سلانوالی - شاہ پور - چاہے جوگی - سیلھی وال حلقہ نمبر ۳۸ - گجرات - کنجاہ - شیخ پور - فتح پور - شادی وال - خورد دھیر کے کلاں - کڑیانوالہ - حلقہ نمبر ۳۹ - لالہ موسیٰ کھاریاں - گھیٹر - تہال - چک سکندر - کہرالی - چوکنانوالی حلقہ نمبر ۴۰ - سعد اللہ پور - گولیکی - ہیلاں - جسو کے - سعد رنمل - بھالیہ - حلقہ نمبر ۴۱ - پوڑانوالہ - مونگ - ڈنگہ - پنڈی بہار الدین - حلقہ نمبر ۴۲ - کٹک - گیرنگ - سونگھڑہ وغیرہ - حلقہ نمبر ۴۳ - بھاگلپور - مونگیر - آرہ - حلقہ نمبر ۴۴ - کلکتہ - برہمن بڑیہ - حلقہ نمبر ۴۵ سیالکوٹ شہر و چھاؤنی - ساوڑہ - کوٹلی ہرنرائن - کوٹ کمڑہ مع دیگر مضافات سیالکوٹ - حلقہ نمبر ۴۶ نارووال - گٹھالیاں ڈسکہ - رعیہ - خانانوال - میانوالی - ماسٹے پور - بیگووال - بمبربال دانہ زید کا - قلعہ صوبہ سنگھ - حلقہ نمبر ۴۷ - پولہ منگولہ - بن باجوہ - عجوپور - حلقہ نمبر ۴۸ - چونڈہ - ظفروال - چانگریاں کھیوہ باجوہ - بسرور - چوبارہ - حلقہ نمبر ۴۹ - شملہ - دہلی - بلب گڑھ - حلقہ نمبر ۵۰ - حصار - حلقہ نمبر ۵۱ - پانی پت - سونی پت - حلقہ نمبر ۵۲ انبالہ شہر و چھاؤنی - حلقہ نمبر ۵۳ حیدرآباد دکن - بمبئی -

مندرجہ بالا تمام حلقوں کی طرف سے ایک ایک نمائندہ آئیگا یعنے ان تمام حلقوں سے کل ۵۳ نمائندے آئینگے -

مندرجہ ذیل حلقوں سے دو دو نمائندے آئینگے -

حلقہ نمبر ۵۴ - فیروزپور مع انجمنہائے متعلقہ - حلقہ نمبر ۵۵ جالندھر - بنگہ - کریام - صرتج - راہوں - کریم پور - حاجی پور لنگر طوعہ - بہرام پور - اوڑ - کاٹھ گڑھ - حلقہ نمبر ۵۶ لاہور - مزنگ - علی پور - لاہور چھاؤنی - شاہدرہ حلقہ نمبر ۵۷ - بٹالہ - دہرم کوٹ - ونجواں - اٹھوال لودہی ننگل - شکار - ڈیرہ نانک -

نوٹ نمبر ۱ - ان تمام حلقوں کی طرف سے ۶۱ نمائندے ہونگے - یعنے پہلے ۵۳ حلقوں کی طرف سے ۵۳ نمائندے اور آخری چار حلقوں کی طرف سے دو دو نمائندے ہونگے :

نوٹ نمبر ۲ - ہندوستان کی انجمنوں میں سے جہاں جہاں سے کوئی نمائندہ آسکے - آجائے -

نوٹ نمبر ۳ - اگر کسی انجمن کا نام مندرجہ فہرست میں نہیں آیا - تو وہ اپنے تئیں اس حلقہ میں شامل سمجھے - جس کے دائرہ کے اندر یا قریب وہ واقع ہے -

نوٹ نمبر ۴ - ضروری ہے کہ ہر ایک حلقہ کی طرف سے اس کا نمائندہ احمدیہ کانفرنس میں شامل ہو - اس امر میں غفلت سے کام نہ لیا جائے -

نوٹ نمبر ۵ - جن جن مقامات سے نمائندوں کے متعلق پہلے اعلان کے مطابق اطلاعیں آچکی ہیں - وہ سب منسوخ سمجھی جاویں - جدید انتظام کے مطابق از سر نو نمائندوں کا انتخاب ہونا چاہیئے -

نوٹ نمبر ۶ - نمائندوں کے انتخاب کے وقت سب سے زیادہ

موزوں آدمی تجویز کرنے کی کوشش کی جائے۔ یہ ضروری نہیں کہ وہ ہر بڑے شہر کا ہی رہنے والا ہو۔

نوٹ ۸۔ بعض مقامات سے بعض احباب کو تجارتی امور میں مشورہ دینے کے لئے خصوصیت سے بلایا گیا ہے۔ یہ احباب اپنے اپنے حلقے کی طرف سے نمائندگی کے لئے بھی منتخب ہو سکتے ہیں۔ ایسی صورت میں ان کے علاوہ کسی دوسرے نمائندہ کی ضرورت نہ ہوگی۔

نوٹ ۹۔ ہر ایک حلقہ کا نمائندہ اپنے اپنے حلقہ کے احمدیوں کی ایک مکمل فہرست بھی مع تفصیل چندہ موجودہ کے اپنے ساتھ لے آئے۔

نوٹ ۱۰۔ احمدیہ کانفرنس کا پروگرام انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب شائع ہوگا۔ نمائندوں کو چاہئے کہ اس پر اچھی طرح غور کر کے اور اس کے متعلق ضروری علم حاصل کر کے آئیں۔

نوٹ ۱۱۔ نمائندگان کو چاہئے کہ وہ ۱۴ اپریل کو جو جمعہ کا دن ہے۔ قادیان میں پہنچ جائیں۔ اللہ تعالیٰ اس کانفرنس کو بابرکت کرے۔ آمین۔

خاکسار شیر علی عفی عنہ ۲۴ مارچ ۱۹۲۲ء

(اشتہارات)

ہر ایک اشتہار کے مضمون کا ذمہ دار خود مشتہر ہے نہ کہ الفضل ایڈیٹر

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ محمد حسین صاحب منصف درجہ اول رعیہ مقام نارووال

جوتی رام ولد جمعیت رائے قوم کھتری ساکن جیستی والہ اوچہ تحصیل ظفروال مدعی

بنام

گلاب ولد بیرا اندتا قوم جٹ ساکن جیستی والہ پہان تحصیل ظفروال مدعا علیہ

دعوے ۵ روپیہ

بنام گلاب ولد بیرا اندتا قوم جٹ ساکن جیستی والہ پہان تحصیل ظفروال مدعا علیہ

مقدمہ بالا میں بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے۔ کہ تم دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہو۔ اس لئے تمہارے

نام اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ تم ۱۰ اپریل کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کرو ورنہ تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی۔ آج بتاریخ ۱۸ ماہ مارچ ۱۹۲۲ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ محمد حسین صاحب منصف درجہ اول رعیہ مقام نارووال

راہ دل ولد گنیشا سنگھ قوم اروڑہ ساکن کانی جعفر آباد تحصیل رعیہ مدعی

بنام

گلاب ولد عمر بخش قوم جٹ ساکن کانی جعفر آباد تحصیل رعیہ حال وارد راجہ پنوں تحصیل و ضلع گوجرانوالہ مدعا علیہ

دعوے ۱۱۵ روپیہ

بنام گلاب ولد عمر بخش قوم جٹ ساکن کانی جعفر آباد تحصیل رعیہ حال وارد راجہ پنوں تحصیل و ضلع گوجرانوالہ

مقدمہ بالا میں بیان مدعی سے پایا جاتا ہے کہ تم دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہو اس لئے تمہارے نام اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ ۱۱ اپریل کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کرو۔ ورنہ تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی۔ آج بتاریخ ۱۸ ماہ مارچ ۱۹۲۲ء ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جج الملی باجلاس شیخ محمد حسین صاحب منصف درجہ اول رعیہ مقام نارووال

بہتا مل ولد مولا شاہ قوم اروڑہ ساکن کانی جعفر آباد تحصیل رعیہ مدعی

بنام

گلاب ولد عمر قوم جٹ ساکن کانی جعفر آباد تحصیل رعیہ حال وارد بنولی تحصیل و ضلع گوجرانوالہ مدعا علیہ

دعوے دو سو روپیہ

بنام گلاب ولد عمر قوم جٹ ساکن کانی جعفر آباد تحصیل رعیہ حال وارد بنولی تحصیل و ضلع گوجرانوالہ

مقدمہ بالا میں بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ تم دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہو اس لئے تمہارے نام اشتہار جاری کیا جاتا ہے ۱۱ اپریل کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کرو ورنہ تمہارے برخلاف کارروائی یکطرفہ کی جاوے گی آج بتاریخ ۱۸ ۲۲ ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

باجلاس شیخ محمد حسین صاحب منصف درجہ اول رعیہ مقام نارووال

سنت رام ولد بھلو قوم کھتری ساکن ملک پور تحصیل رعیہ مدعی

بنام

قاسم بیگ ولد علی محمد قوم مغل ساکن خلچیاں تحصیل رعیہ حال وارد خلچیاں تحصیل و ضلع امرتسر جیون بیگ ولد موسے بیگ قوم مغل ساکن خلچیاں تحصیل رعیہ و مسماۃ شام دیوی بیوہ گوربخش رائے قوم کھتری ساکن ملک پور تحصیل رعیہ مدعا علیہم

دعوے دو سو روپیہ بابت تمسک

بنام قاسم بیگ ولد علی محمد قوم مغل ساکن خلچیاں تحصیل رعیہ

مقدمہ بالا میں بیان حلفی مدعی سے پایا جاتا ہے کہ تم دانستہ تعمیل سمن سے گریز کرتے ہو اس لئے تمہارے نام اشتہار جاری کیا جاتا ہے کہ تم ۸ اپریل کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کرو ورنہ تمہارے برخلاف کارروائی یک طرفہ عمل میں آئیگی۔ آج بتاریخ ۲۱ ماہ مارچ ۱۹۲۲ء ہماری دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت)

کشمیر و چین کا مال ہمیشہ منگانے کا ذریعہ

ہندوستان و غیر ممالک کے بھائیوں و دیگر خواہشمند تاجران و دکانداران کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ ایجنسی ہذا سے ہر قسم کا مال کشمیری و چینی منگائیں اور اپنے ممالک و امصار کے مال سے جو وہ عمدہ اور منفعت بخش سمجھیں، ان کے متعلق ایجنسی ہذا کو اطلاع دیں تاکہ فریقین کو درآمد برآمد میں فائدہ ہو۔ کیونکہ بعض اشیاء کی تجارت بہت منفعت بخش ہوتی ہے۔ لیکن لاعلمی کی وجہ سے کچھ نہیں ہوتا۔ اس لئے کشمیر میں مال بھیجنے اور منگانے کی طرف توجہ فرماویں۔ جن اصحاب کو کوئی اشیاء مطلوب ہوں وہ مفصل آرڈر کے ہمراہ کچھ رقم بطور پیشگی ارسال فرماویں۔ یا وی پی کی اجازت دیں۔

غیر ممالک کے اصحاب کو مال بذریعہ بنک یا بذریعہ ڈاک روانہ کیا جائیگا۔ اور اگر غیر ممالک کے مبلغین احباب خود یہ کام نہ کر سکیں تو دوسرے تاجروں و دکانداروں کو ہمارے ساتھ کاروبار کرنے کی طرف توجہ دلا کر مشکور فرماویں۔

سرد جگہوں میں رہنے والے احباب ہمیشہ گرم اونی و پشمینی مال ایجنسی ہذا سے منگایا کریں۔

عموماً آجکل یعنی ابتدائے جنوری لغایت جولائی۔ کشمیر و چین کا مال نسبتاً بارعایت اور عمدہ ملتا ہے فہرست ذیل ہے۔

پشم چینی ۔ نمدہ سادہ ۔ نمدہ کامدار

۸؎ فی سیر ۔ للعہ ؎ ۔ معہ ؎

سبز چائے چینی ۔ جدوار چینی

۸؎ فی سیر ۔ ۸؎ فی تولہ

ممیرا چینی ۔ کستوری اعلےٰ

۸؎ فی تولہ ۔ ۲۵؎ فی تولہ

مومیائی ست سلاجیت ۔ گل بنفشہ بہی دانہ

۸؎ فی سیر ۔ ۸؎ فی سیر یکجائی

سفید شہد خالص و دیگر ادویات لوکیاں

۸؎ فی سیر

پٹو اونی و پشمینی اعلیٰ زنانہ چادریں کامدار دُھسّے

فرد ۔ شال ۔ پشمینہ بابت لباس ۔ فرینی چمڑہ جات ہر قسم ۔ چرمی سوٹ کیس ۔ امبرانڈری کا ہر قسم کا مال ۔ اخروٹ کی لکڑی ۔ وپیپر مالشی کا سامان

اگر کوئی صاحب اپنی منشاء کے مطابق کوئی اشیاء طیار کرانا چاہیں وہ مفصل آرڈر کے ہمراہ کچھ رقم بطور پیشگی ارسال کریں۔

ضروری نوٹ:۔ کسی شخص نے بعض احباب کو غلط خطوط لکھے ہیں کہ گویا ایجنسی ہذا نے مکان تبدیل کیا ہے یہ سراسر غلط ہے۔ اگر کسی بھائی کے پاس اس قسم کی غلط خبر کے خطوط پہونچے ہوں۔ تو وہ برائے مہربانی وہ چٹھیاں بیرنگ، لفافہ میں میرے پاس ارسال فرمادیں (ب) مال کے درآمد برآمد کے متعلق ہمارے ساتھ جلدی خط و کتابت کر کے مشکور فرمادیں۔

محمد اسمٰعیل احمدی احمدیہ سپلائنگ ایجنسی پل نمبر ۲ سرینگر امپورٹرز ایکسپورٹرز و کمیشن ایجنٹ کشمیر (انڈیا)

قابل توجہ معزز احمدی احباب

حضرت اقدسؑ کا کشف ہے کہ قادیان دارالامان میں بڑی بڑے جوہریوں کی دوکانیں ہیں۔

لہذا اس عاجز نے توکلت علی اللہ کر کے نئی دکان کھولی ہے۔ اور ہر قسم کی جیبی اور کلائی پر باندھنے کی گھڑیاں اور کلاک اور خوبصورت پائیدار ٹائم پیس لمبے الارم و تاریخ والے اور گھڑیوں کے زنجیر پر ڈبکٹر اسیف کیس قطب نما وغیرہ وغیرہ مہیا کئے ہیں۔ اور قیمتیں بھی بمقابلہ بڑے شہروں کے کم نہیں تو زیادہ بھی انشاء اللہ تعالیٰ نہ ہونگی۔

(۲) ان کے علاوہ دارالامان کے تمام مقدس و متبرک مقامات کے فوٹو بڑے سائز کے مثلاً منارۃ المسیح مسجد اقصیٰ بہشتی مقبرہ اور جلسہ سالانہ کے تیار کئے گئے ہیں۔ اسلئے معزز احباب سے درخواست ہے کہ آئندہ تمام احباب متذکرہ اشیاء اسی دکان سے خرید فرمادینگے۔ آرڈر پہونچنے پر انشاء اللہ تعالیٰ ہر ایک چیز احتیاط کے ساتھ بذریعہ پارسل روانہ ہوگی۔ امید ہے کہ احباب میری حوصلہ افزائی فرمائینگے۔

والسلام اشفعوا وتوجروا

ارشاد سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی

السلام علیکم۔ شاہ صاحب حضرت صاحب کے خاص مخلصین میں سے ہیں اور سابق صحابی ہیں اس لئے میں امید کرتا ہوں کہ احباب ان کے ساتھ معاملہ میں انشاء اللہ تعالیٰ دونوں طرح فائدہ میں رہینگے۔ بلحاظ دین کے بھی اور دنیا کے بھی اللہ تعالیٰ شاہ صاحب کو بھی توفیق عطا فرماوے کہ وہ اپنی سابقیت کے مطابق دوسرے لوگوں کیلئے نمونہ قائم کرسکیں خاکسار مرزا محمود احمد

خاکسار مہاجر سید ناصر شاہ گھڑی ساز فوٹو گرافر قادیان

آٹا پیسنے کی چکی

یا لوہے کا خراس ہلکا چلنے والا اور بیلنہ ہائے ہر قسم رس نکالنے والے جس سے شکر گڑ تیار کیا جاتا ہے۔ کارخانہ میں تیار ہوتے ہیں۔ دیگر ڈھلائی کا کام عمدہ مصفا ہر قسم تیار کیا جاتا ہے۔ نرخ کا فیصلہ بذریعہ خط و کتابت کریں

مستریان غلام حسین محمد شفیع آئرن فیکٹری بٹالہ (گورداسپور)

چاندی کے خوشنما موتی

جنکو جناب اکمل صاحب ایڈیٹر الفضل نے پسند فرما کر بکمال چمکدار گول پھول بوٹ دار منتخب کنٹھے اور ہار بنانے کیلئے دلفریب لکھا ہے۔ نیز رسالہ ماہنامہ تعلیم الاسلام کے ایڈیٹر صاحب اپنے ریویو کرتے ہوئے لکھتے ہیں "یہ موتی خالص چاندی کے نہایت ہی خوشنما اور چمکدار ہیں۔ دلفریبی۔ خوشنمائی اور نفاست انمیں کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی ہے۔ پائداری۔ چمک اور خوبصورتی میں اصلی موتیوں کو شرماتے ہیں۔ عمدگی نزاکت اور آبداری میں اپنی نظیر آپ ہیں۔ ہار اور کنٹھے بنانے کے لئے ان کے درمیان سوراخ ہیں" اسی طرح چالیس اخبارات نے اپنے اپنے ریویو میں ان کی تعریف لکھی ہے۔ اور موجودہ قیمت کم بتائی ہے قیمت فی درجن ۸؎ اگر موتی اشتہار کے مطابق نہ ہوں تو واپس کر کے معہ محصول اپنی قیمت منگالیں۔ الیس اللہ بکاف عبدہ لکھا ہوا چاول ۸؎ کے ٹکٹ بھیجکر مکہ معظمہ و مدینہ منورہ کے فوٹو والی انگوٹھی ۹؎ کے اور صرف ۲ ورق پر پورا لکھا ہوا قرآن شریف ۲؎ بھیجکر منگالو۔

منیجر کارخانہ سودیشی موتی بلبلی پت ملتان نمبر ۳

ہندوستان کی خبریں

پریس ایکٹ کی تنسیخ دہلی ۔ ۵ر مارچ لیجسلیٹو اسمبلی سے وہ مسودہ قانون منظور ہو گیا۔ جس کے ذریعہ سے قانون مطابع ۱۹۱۰ء اور ۱۹۰۸ء کا قانون بذریعہ اخبارات اشتعال انگیزی کو منسوخ کیا گیا ہے۔

صوبہ بہار کا نیا گورنر دہلی ۲۷ر مارچ بادشاہ سلامت نے سر ہنری وہیلر کے سی ایس۔ آئی۔ کے سی۔ آئی۔ ای کا تقرر بطور گورنر بہار و اڑیسہ منظور کر لیا ہے۔

دفتر کانگریس لاہور میں آگ لاہور میں ۲۶ر مارچ کی رات کو ۹ بجے چوک متی میں اس مکان میں آگ لگ گئی جس میں سٹی کانگریس کمیٹی کا دفتر تھا مکان خاک سیاہ ہو گیا۔ اس وقت تین رضاکار دفتر کانگریس کمیٹی میں موجود تھے۔ ان میں سے دو آگ لگنے پر مکان سے کود پڑے۔ ایک گرتے ہی مر گیا۔ دوسرا زخمی ہو کر ہسپتال میں پہنچایا گیا۔ تیسرا رضاکار آگ سے جل گیا۔ یہاں تک کہ جسم پر گوشت باقی نہ رہا۔ یہ شخص باہر سے اپنے والد کے ساتھ جیل میں ملاقات کرنے آیا تھا۔ اور دفتر کانگریس کمیٹی میں مقیم ہوا تھا۔

محصولات میں اضافہ کی تاریخ حکومت ہند نے فیصلہ کیا ہے کہ محصول ڈاک میں جو اضافہ تجویز کیا گیا ہے۔ ۲۴ر اپریل سے اس کا نفاذ ہو۔

بنگال کے نئے گورنر کی آمد کلکتہ ۲۸ر مارچ ارل آف لٹن گورنر بنگال مع لیڈی لٹن آج ۵ بجے شام ہوڑہ کے اسٹیشن پر پہنچے۔ گورنمنٹ ہوس تک جلوس نکالا گیا۔ راستوں میں جو لوگ جمع تھے۔ اور جن میں زیادہ تر ہندوستانی تھے۔ انہوں نے پرجوش خیر مقدم کیا۔

بندے ماترم کے تیسرے ایڈیٹر کی گرفتاری ۲۵ر مارچ کی شام کو لالہ شانتی نرائن ایڈیٹر بندے ماترم لاہور کو گرفتار کر لیا گیا۔ آپ بندے ماترم کے تیسرے ایڈیٹر ہیں جنکی گرفتاری عمل میں آئی ہے۔

مسٹر ولیم ونسنٹ کونسل ہند کے ممبر وزیر ہند نے سر جی روس کیپل کی جگہ کونسل ہند کا ممبر سر ولیم ونسنٹ کو مقرر کیا ہے۔ وزیر ہند کی اجازت سے وائسرائے نے ہوم ممبر سے کہا۔ کہ موسم گرما میں جب تک کونسل ہند میں وہ نہیں جاتے۔ ہوم ممبر ہی رہیں

پریس ایکٹ کونسل آف سٹیٹ سے بھی پاس ہو گیا دہلی ۔ ۲۸ر مارچ۔ کونسل آف سٹیٹ کے اجلاس میں مسٹر او ڈانل کی تحریک پر قانون مطابع ہند ۱۹۱۰ء و قانون اخبارات فساد انگیز ۱۹۰۸ء کو منسوخ کرنے والا مسودہ قانون تھوڑی سی بحث کے بعد پاس کیا گیا۔ اس کے بعد برطانی ہند کے بندرگاہوں میں کم عمر مزدوروں کی ملازمت کے قواعد کا قانون پیش ہو کر پاس ہوا۔ نعرہ ہائے تحسین میں پیغام پڑھا گیا کہ وائسرائے نے قانون مالیات ۱۹۲۲ء کو منظور کر لیا ہے۔ التوائے اجلاس کے متعلق وائسرائے کا اعلان پڑھا گیا۔ اور کونسل ایک غیر معین وقت کے لئے ملتوی ہو گئی۔

منٹگمری جیل میں فساد لاہور ۲۹ر مارچ ۲۲ء سرکاری اطلاع مظہر ہے۔ کہ ۲۸ر مارچ کو ایک خطرناک ہنگامہ منٹگمری جنرل جیل میں واقع ہوا۔ جہاں پٹھانوں اور سکھوں میں لڑائی ہو گئی۔ ایک پٹھان اور ایک سکھ مارا گیا۔ اور کم از کم چالیس آدمی زخمی ہوئے جن میں سے ایک یا دو صحت یاب ہونے کے قابل نہیں۔ ہنگامہ وارڈروں اور پولیس نے بغیر گولی چلائے روک دیا۔ تاحال صحیح طور پر ہنگامہ کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہو سکی۔

ملتان جیل میں ہنگامہ ۲۹ر مارچ لاہور سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ملتان ڈسٹرکٹ جیل میں پٹھانوں اور پنجابی مسلمان قیدیوں میں ۳۱ر مارچ کو ہنگامہ ہونے کی اطلاع پہنچی ہے۔ ایک قیدی مارا گیا۔ اور چھ زخمی ہوئے۔ ہنگامہ جیل کے سٹاف نے بغیر پولیس کی امداد اور علانیہ گولی چلانے کے روک دیا۔ حادثہ کی وجہ ایک پنجابی قیدی [illegible]

(باہتمام شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر ضیاء الاسلام پریس میں چھپ کر مالکان کیلئے شائع ہوا)